REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۲۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

The Weekly "BADR" Qadian.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ روفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لنڈن سے آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ـــــ حضور انور نے ۴ر جولائی کو ربوہ میں امراء ضلع کی میٹنگ طلب فرمائی جس کا اجلاس ۱۸ گھنٹے مسلسل جاری رہا۔ اس سے ان دنوں حضور اقدس کی غیر معمولی مصروفیات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ایک طرف جماعت پر اس وقت شدید تکالیف کا دور ہے، دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی تازہ بتازہ بشارتوں کے نتیجہ میں حضور کی طبیعت بڑی پُرسکون اور مطمئن ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور دیگر افرادِ خاندان و جماعت کے لئے التزام سے دُعائیں کرتے رہیں۔ اگرچہ بائیکاٹ کا زور اب کسی قدر کم ہوگیا ہے تاہم بعض مقامات پر تا حال بہت شدید ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احبابِ جماعت کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور سب کو ثباتِ قدمی بخشے اور فضل فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ر جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ ۱۸ر وفا ۱۳۵۳ ہش ۱۸ر جولائی ۱۹۷۴ء

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے

سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو

قرآن مجید خاتم الکتب ہے اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی جماعت کو خطاب

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔"

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں، مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں۔" (پیغام امام صفحہ ۲۶ تقریر لدھیانہ ۱۹۰۵ء)

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ر وفاء ۱۳۵۳ ہش

"یہ مُسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہُود!"
ایک سبق آموز موازنہ

اِسی پرچہ میں شائع کردہ تصاویر اُس میمورنڈم میں شامل تھیں جو تین ہفتہ قبل وزیرِ اعظم پاکستان کے سہ روزہ دورۂ بنگلہ دیش (۲۷ر جون تا ۲۹ر جون) کے موقعہ پر جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے موصوف کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ یہ تصاویر اُن وحشیانہ مظالم کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں جو پچھلے دنوں اسلام کے دعویداروں نے احمدیوں پر ڈھائے۔ اِن "غازیوں" کا غیر اسلامی جوش و خروش جس طرح احمدیوں کے قتل و نہب کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ احمدیہ مساجد کو مسمار کرنے اُنہیں جلا ڈالنے بلکہ ان میں رکھے قرآن مجید کے نسخوں کو پُرزے پُرزے کر کے پاؤں تلے روندنے اور اُن کو ٹھڈے مارنے اور جلانے کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوا۔ بلکہ احمدیوں کی طرف سے جاری کردہ خدمتِ خلق کے ادارے از قسم کلینک وغیرہ کو بھی برباد کرنے اور نذرِ آتش کرنے سے بھی باز نہ آئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

یہ ہے اسلام کے دعویداروں اور بقولِ خود "اصلی مسلمان" کہلانے والوں کی اسلامیّت کا عملی ثبوت۔ بتائیے! ان کے یہ اطوار نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہونے کے ساتھ کچھ بھی میل کھاتے ہیں؟

ان مُنہ بولتی تصاویر کے علاوہ اسی پرچہ میں آپ کو تین چار اور پُر لطف باتیں پڑھنے کو ملیں گی۔ اوّل نمبر پر حضرت امام ہمام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ کا وہ عظیم القدر رُوح پرور خطبہ ہے جو حضور نے ایسے ہی حالات میں بتاریخ ۱۴ر جون ربوہ میں ارشاد فرمایا۔ ان دنوں ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف ایک زبردست آگ شعلہ زن تھی۔ مگر قربان جائیں اس رُوحانی رہنما کی وسیع الحوصلگی بردباری اور للّٰہیت پر جس نے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی تعلیم کے مطابق کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

ایک طرف جماعت کو بکثرت استغفار اور دُعائیں کرنے کی تلقین فرمائی اور ساتھ کے ساتھ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دُوسرے عملی نمونہ ع

"رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے"

کی اقتداء میں جماعت کو ارشاد فرمایا ـــــ "تم محبّت اور پیار سے بنی نوعِ انسان کے دِل خدا تعالیٰ اور خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کے واسطے پیدا کئے گئے ہو۔ اس لئے کسی کے لئے کبھی بددُعا نہ کرو۔ سب کے لئے خیر مانگو ـــــ" اللّٰہ اکبر! ایک طرف مخالفین کا وہ معاندانہ سلوک جس سے ساری دُنیا واقف و آگاہ ہو چکی ہے۔ چاروں طرف احمدیوں پر آگ برسائی جا رہی ہے، اُن کا قافیۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ سوشل بائیکاٹ زوروں پر ہے۔ مگر اللہ کا یہ پیارا بندہ اپنی جماعت کو تلقین یہ فرما رہا ہے کہ "کسی کے لئے بددعا نہ کرو سب کے لئے خیر مانگو"۔ ع

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

— ۲ —

دوسرے نمبر پر اس میمورنڈم کا مکمل اردو ترجمہ ہے، جس کا ابتداء میں ذکر ہوا۔ اس میمورنڈم کو بالاستیعاب پڑھنے والا ہر قاری اس کے مندرجات کی حقیقت بیانی اور صاف گوئی کا اعتراف تو کرے گا ہی۔ تاہم اس میں جس طرح پر مدلّل اور واقعاتی انداز میں "اسلامی جمہوریہ" پاکستان کے وزیرِ اعظم کے سامنے اُن کے اپنے مُلک کی اندرونی تصویر الفاظ کی شکل میں رکھ دی گئی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں مُسلمان کہلانے والوں کا کردار اصلی رُوپ میں دکھا دیا گیا ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ مقابلۃً سچّے اور پکّے مسلمان کی شان بھی واضح ہو گئی ہے۔

یہ میمورنڈم اس پہلو سے بھی خاص اہمیّت کا حامل ہے کہ اس کے پیش کرنے والے کچھ ہی عرصہ پہلے معزز مہمان کے وطنی بھائی بھی رہے ہیں۔ اِس طرح کی قُربت اور سابقہ تعلقِ وطنیّت کے پیشِ نظر اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ سچّی سچّی بات بلا کم و کاست ان کے مُنہ پر کہہ دیں جیساکہ اُنہوں نے کہی ہے۔

پھر میمورنڈم کو پیش کرنے والے بزرگ ایک مسلّمہ عالم فاضل ہیں۔ جن کو اسلامیات پر خاصہ عبور حاصل ہے۔ ان کا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سربراہ کو اُن کی اپنی ذمّہ داریوں کی طرف متوجّہ کرنا کوئی سطحی بات نہیں بلکہ وہ ایسی زبردست حقیقتیں ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں۔ جہاں تک ان کا فرض تھا محترم بزرگ موصوف نے ہماری دانست میں اسے بطریقِ احسن ادا کر دیا۔ باقی رہا یہ کہ اُن کا مخاطب اس سے کیا اثر لیتا ہے یا اُن کی گزارشات پر کوئی عملی اقدام کرتا ہے، یا نہیں، ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ پہنچانے والے نے بات پہنچا کر اپنی ذمّہ داری ادا کر دی۔ اس کے بعد مخاطب جانے اور اس کا کام!! اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ بر رسولاں بلاغ و بس ـــــ!!

— ۳ —

تیسرے نمبر پر اِسی پرچہ میں خاص طور پر قابلِ مطالعہ چیز اِلسٹریٹڈ ویکلی کے قابلِ احترام ایڈیٹر جناب خشونت سنگھ صاحب کا مختصر مگر جامع مانع ایڈیٹوریل نوٹ ہے۔ موصوف نے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اپنے ذاتی مشاہدات اور ذاتی علم کی بناء پر لکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ روایتی بیان کے مقابلہ میں مشاہداتی بیان زیادہ پُر اثر اور حقیقت افزا ہُوا کرتا ہے۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک غیر مسلم کو تو احمدیوں میں وہ کچھ نظر آگیا جو اُن کے سچّے اور پکّے مسلمان ہونے کے لئے اندرونی اور بیرونی شواہد کا رنگ رکھتا ہے۔ مگر افسوس کہ اسلام کے دعوے دار علماءِ ظاہر کو نظر نہ آسکا۔ اس کی تمام تر وجہ وہی ہے جو ایک طرف تو کھُلے دِل و دماغ سے سوچنے کا نتیجہ ہے۔ اور دوسری طرف تنگ نظری اور تعصّب کو کام میں لاکر سب کچھ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ وَ لَشَتَّانَ مَا بَیْنَ الْخَلِّ وَ الْخَمَرِ!!

ان نام کے علماء پر زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی جو تعریف کی ہے اس کی رُو سے ایک غیر مسلم تو سچّے مسلمانوں کو پہچان لے، مگر اُسی پاک رسول کی اُمّت کہلانے کا دعویٰ رکھنے والے علماء اُنہی معیاروں پر پورا اُترنے کے باوجود احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی رٹ لگاتے جائیں ـــــ! پھر تعجب پر تعجب یہ بھی کہ چونکہ اس وقت سارے پاکستان میں علماءِ حضرات ایک خاص قسم کے جنون میں مبتلا ہیں ہندوستان کے بعض ہمچو ایں قسم علماء بھی چاہتے ہیں کہ اس "کارِ ثواب" میں وہ بھی اُن سے پیچھے نہ رہیں۔ اِس لئے وہ بھی اِدھر اُدھر سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تائید کر رہے ہیں۔ پاکستانی علماء کی طرح یہ بھی نہیں جانتے کہ کسی شخص کا عقیدہ وہ ہوتا ہے جو وہ خود بیان کرے نہ یہ کہ کوئی دوسرا اس کی رضامندی کے بغیر اُس پر ٹھونسنے کی کوشش کرے۔ (باقی دیکھئے ص۱۵ پر)

احادیثِ نبوی

مُسلمان کون؟

(۱) عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ (بخاری)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی ہماری مثل نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے بس وہی مُسلمان ہے جس کے لئے خدا اور خدا کے رسُول ضامن ہیں۔ پس تم خدا کی ذمّہ داری میں خیانت نہ کرو۔

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَّدِہٖ وَلِسَانِہٖ۔ (بخاری)

فرمایا: سچّے معنوں میں مُسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے ضرر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کیلئے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر وقت اِستغفار کرو!

اِس طرح سے دُعائیں کرو کہ تمہاری خوابیں اور خاموش گھڑیاں بھی اِستغفار سے معمور ہو جائیں

خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ اُس کے دامن کو نہ چھوڑو پھر دیکھو کہ وہ کن راہوں سے اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے

کسی کو دُکھ نہ دو کسی کیلئے بددُعا نہ کرو کیونکہ ہماری جماعت دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ احسان ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۴ جون ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:-

"ہمارا ربّ، ربّ العٰلمین ہے۔ سب جہانوں کا اِس یونیورس (UNIVERSE) میں جو کچھ بھی ہے، اسے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور اس نے اپنی مخلوق کو جس غرض اور جس کام کے لئے پیدا کیا اس کے مطابق اس کو شکل اور صورت اور طاقت عطا کی۔ لیکن انسان کے سِوا کسی مخلوق کو بھی

رُوحانی ترقیات کی طاقتیں

اور استعدادیں عطا نہیں ہوئیں۔ فرشتوں کو بھی یہ طاقتیں عطا نہیں ہوئیں۔ صرف انسان یا جیسا کہ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے انسان جیسی کامل فطرت اور عادات رکھنے والی ہستی خواہ وہ اس زمین پر ہو یا دوسرے ستاروں میں ہو، اُسے اللہ تعالیٰ نے رُوحانی رفعتوں کی ایسی طاقتیں دی ہیں جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں دیں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی صفتِ رُبوبیّت کے جلووں کا تعلق ہے وہ انسان کے علاوہ دوسری مخلوق پر بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً آم کے ایک درخت کو بھی پنپنے اور بڑھنے کے لئے اور اچھے پھل دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت ہے۔ اور ایک انسان کو بھی اس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ایک تو وہ جلوے ہیں جن میں انسان اور غیر انسان سبھی شامل ہیں اور ایک وہ جلوے ہیں جن میں غیر اِنسان، انسان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس قدر انتہائی رفعتوں تک پہنچنے کی طاقت قوت اور استعداد عطا کی ہے کہ ہماری اصطلاح میں عام طور پر اس کو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انسان وہاں تک جا پہنچتا ہے جہاں تک کہ فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جہاں وہ تمام قوتیں اور استعدادیں عطا کیں جو رُوحانی رفعتوں کے حصول کے وقت اُسے فرشتوں سے بھی آگے لے جانے والی ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی

فِطرت میں آزادی

بھی رکھی ہے۔ اُسے صاحبِ اختیار بنایا ہے۔ یعنی اگر وہ چاہے تو ان رفعتوں کو حاصل کرے اور اگر ان رفعتوں کو حاصل نہ کرنا چاہے یا غفلت برتے تو جس طرح وہ انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکتا ہے، اسی طرح وہ رُوحانی طور پر اور اخلاقی لحاظ سے انتہائی تنزّل تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ اور یہی وہ کمزوری ہے جسے ہم بشری کمزوری کہتے ہیں۔

دراصل انسان کی ہر وہ طاقت جو اُس کو رُوحانی رفعتوں تک اُن مقامات تک لے جانے والی ہے، جہاں تک خدا تعالیٰ کی کوئی دُوسری مخلوق نہیں پہنچ سکتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اتنا پیار حاصل کر سکتا ہے کہ کوئی دُوسری مخلوق اس قسم کے پیار کے جلوے پا نہیں سکتی۔ لیکن چونکہ انسان کو آزادی دی گئی ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی اِس طاقت کو غلط طور پر استعمال کرے تو تنزّل کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ اور یہ اس کی کمزوری ہے۔

پس ایک طرف اللہ تعالیٰ نے انسان کو انتہائی رفعتوں تک پہنچنے کی طاقتیں اور استعدادیں دینے کے بعد اس کی فطرت کو آزاد بنایا تو دُوسری طرف اپنی مخلوق سے کہا کہ دیکھو! میرے بندے جو اس آزادی کے باوجود کہ میری خاطر اگر وہ مجاہدہ نہ کرتے تو اُن کے لئے کوئی مجبوری نہیں تھی۔ لیکن انہوں نے میرے پیار میں محو ہو کر میری خاطر ہر قسم کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنے

نفس کی تربیت کے لئے مجاہدہ

کیا۔ اپنے ماحول کو پیارا اور حسین بنانے کے لئے جدوجہد کی۔ اور دُنیا کے دلوں کو خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کی جدوجہد میں لگے رہے حالانکہ ان کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ صاحبِ اختیار تھے۔ اگر وہ چاہتے تو اپنی طاقتوں کو رفعتوں کے حصول میں خرچ کرنے کی بجائے غلط راہوں پر خرچ کر دیتے۔ لیکن اس اختیار کے باوجود انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور میرے پیار اور رضا کو انہوں نے حاصل کیا۔

ہم جس چیز کو عام طور پر بشری کمزوری کہتے ہیں وہ اس کے علاوہ اَور کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔ یعنی انسان کی ہر طاقت اُسے رُوحانی اور اخلاقی رفعتوں تک لے جا کر اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے زیادہ سے زیادہ سامان بھی پیدا کرتی ہے۔ اور کسی وقت یہی طاقت اس کے لئے کمزوری بھی بن جاتی ہے۔ کیونکہ جب اس طاقت کا صحیح استعمال نہیں ہوگا یا جب اس کا باموقع استعمال نہیں ہوگا۔ یا جب عملِ صالح نہیں ہوگا۔ یا جب اُن طاقتوں کو صیقل نہیں کیا جائے گا یعنی اُن کو ہر مشقت اُٹھا کر ہر ابتلاء اور ہر امتحان میں سے گزار کر اس بات کی تربیت نہیں دی جائے گی کہ وہ

صحیح راہ یعنی صراطِ مستقیم

پر چلیں۔ تو پھر انسان تنزّل کی طرف گرے گا۔

پس وہ ساری طاقتیں جو انسان کو دی گئی ہیں۔ جن کو ہم رُوحانی طاقتیں کہتے ہیں، یہ طاقتیں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات سے تعلق رکھتی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے ہمارے سامنے کیا ہے اور جن کا تعلق انسان سے ہے۔ یعنی ہماری کچھ طاقتیں اللہ تعالیٰ کی صفتِ رُبوبیّت سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ طاقتیں صفتِ رحمانیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہماری کچھ استعدادیں صفتِ رحیمیّت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہماری کچھ

قابلیتیں مالکیتِ یوم الدین سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ اللہ تعالیٰ کی صفتِ مغفرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور کچھ اللہ تعالیٰ کی حیّ و قیوم ہونے کی صفات سے تعلق رکھتی ہیں۔ انسان اپنے محدود دائرۂ استعداد میں (ہر انسان کے دائرۂ استعداد میں فرق ہوتا ہے) اپنی ساری طاقتوں کے ذریعہ جو اُسے اپنے اُوپر خدا تعالیٰ کے اخلاق اور صفات کا رنگ چڑھانے کے لئے دی گئی تھیں وہ رنگ جب انسان اپنے پر نہیں چڑھاتا اور شیطان کی طرف مائل ہو جاتا اور شیطانی اخلاق اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے تو وہی طاقت جو اس کے لئے رفعت کا باعث تھی، اس کے تنزّل کا، اس کی محرومی کا اور خدا تعالیٰ سے اُس کی دُوری اور بُعد کا باعث بن جاتی ہے۔

غرض وہ تمام طاقتیں جن کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ صرف انسان کو دی گئی ہیں دُوسری مخلوق کو نہیں دی گئیں اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والی ہیں وہ ساری طاقتیں خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ جب ان طاقتوں کا غلط استعمال ہو اور جب انسان کی جدوجہد اور اس کی زندگی "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ" کی مظہر نہ ہو جب انسانی خلق پر خدا تعالیٰ کے نور کی چادر نہ ہو تو پھر جب نور نہیں ہوگا تو اندھیرا ہوگا۔ جب خدا تعالیٰ کا پیار نہیں ہوگا تو اُس کا غصہ اور قہر ہوگا۔ بہرحال انسان کے لئے یہ خطرہ موجود ہے یعنی جہاں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی ترقیات کے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہاں یہی ترقیات کے سامان اس کے لئے یہ خطرہ بھی پیدا کر دیتے ہیں کہ مثلاً انسان کی وہ استعدادیں جو صفتِ ربوبیّت باری تعالیٰ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی پرورش ربوبیّت کے رنگ میں رنگین ہو کر نہیں کی گئی تو گویا انسان بجائے اس کے کہ وہ اپنے ربِّ کریم کی گود میں بیٹھ سکے۔ تنزّل کی طرف چلا گیا۔ اس طرح ہر وہ طاقت جو اس کی خیر اور بھلائی کے لئے تھی، وہی اس کے لئے بشری کمزوری بن جاتی ہے۔ اس بشری کمزوری سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اسلام کی عظیم اور نہایت ہی حسین شریعت اور ہدایت میں ہمارے لئے رہنمائی کے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ اُن میں سے ایک استغفار ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ وہ ہماری فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے۔ کیونکہ اس سہارے کے بغیر ہماری فطرت بلندیوں کی طرف حرکت نہیں کر سکتی۔ بلکہ تنزّل اور پستیوں کی طرف حرکت پیدا ہو جائیگی۔

استغفار کے دو معنے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اُن پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک معنی یہ ہے کہ استغفار کرنے والا اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتا ہے کہ اے میرے ربّ! مجھ سے جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہو چکیں تُو انہیں معاف کر دے اور مجھے اُن کے بد اثرات اور بد نتائج سے محفوظ رکھ۔ عام طور پر عام انسانوں کے لئے اسی معنی میں مغفرت اور غفر اور استغفار کا لفظ بولا جاتا ہے۔ لیکن انسانوں میں وہ انسان بھی پیدا ہوتے جو اپنے مقام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت کے نتیجہ میں معصوم بنائے گئے تھے۔ اور اُن معصومین کے سردار ہمارے محبوب آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کی ہر وہ طاقت جو آپ کو بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے لئے دی گئی تھی، تنزّل کی طرف کبھی بھی مائل نہیں ہوتی، پھر بھی قرآنِ کریم نے آپ کو کہا استغفار کرو۔ پس استغفار کرنے کے بارے میں قرآن کریم کی جن آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے وہ سیاق و سباق کے لحاظ سے دو مختلف معانی میں بیان ہوا ہے۔ جہاں یہ لفظ آنحضرت صلعم کے متعلق استعمال ہوا ہے وہاں یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتے کہ نعوذ باللہ وہ رُوحانی طاقتیں جو آپ کو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف پرواز کرنے کے لئے دی گئی تھیں آپ نے ان کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ اس کے یہ معنی ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ اس معنی میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو معصومین کے سردار ہیں نہ اُن کے لئے یہ لفظ اس معنی میں استعمال کیا جا سکتا ہے، نہ اُن دوسرے بزرگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی عصمت کے سایہ کے نیچے ہیں۔ مثلاً دیگر انبیاء علیہم السلام ہیں اور بعض اور لوگ بھی ہوں گے۔ اور بھی ہیں۔ ہوں گے کا امکان ہے۔ اور "ہیں" میں اس لئے کہتا ہوں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض ایسے گروہ تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ جو مرضی کریں وہ جنت میں جائیں گے۔ اب جو مرضی کریں کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ کسی کی ناجائز جان لے لیں، یا کسی کا مال کھا جائیں۔ اور بد دیانتی کریں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ لوگ بھی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آکر اس مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ ان کی وہ طاقتیں اور استعدادیں جو انسان کو انسان بنا کر رفعتوں کی طرف اس کی پرواز میں ممد و معاون ہوتی ہیں، وہ دوسری طرف یعنی تنزّل کی طرف حرکت ہی نہیں کر سکتیں۔ اس لئے کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ

کے نتیجہ میں انہیں کامل تربیت حاصل ہو گئی لیکن استغفار کے ایک دُوسرے معنے بھی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی جائے کہ ہر وہ قوّت اور استعداد جو اَے ہمارے ربّ! تُو نے ہمیں رُوحانی رفعتوں کے حصُول کے لئے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جانے کے لئے دی تھی، ہمیں اختیار دے کر (فرشتوں کو اختیار نہیں دیا گیا۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے) تُو نے ہماری ہر قوّت ہماری بشری کمزوری بنا دی ہے۔ ہم عاجز بندوں کو، ہم کمزور بندوں کو تُو نے یہ اختیار دیا۔ اور یہ اختیار اس لئے دیا کہ ہم رُوحانی ترقیات کر سکیں۔ لیکن اس کا

ایک نتیجہ یہ بھی ہوُا

کہ ہر وہ قُوّت اور استعداد جو تُو نے عطا کی تھی وہ ہمارے لئے ایک بشری کمزوری بن گئی۔ اس لئے اَے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی بشری کمزوریوں کے بد نتائج سے محفوظ رکھ۔ اور تُو نے ہمیں رُوحانی رفعتوں کے حصُول کے لئے اور اپنے پیار کو پانے کے لئے جو طاقتیں عطا کی ہیں وہ ہمیشہ اس رنگ میں حرکت میں آئیں کہ ہم رُوحانی رفعتوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور تیرے پیار کو پانے والے ہوں۔ پس انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر وہ خود کو انسان سمجھتا ہے اور عَبد سمجھتا ہے اور اگر وہ

اللہ تعالیٰ کی معرفت

رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار کے لئے اُسے پیدا کیا ہے اور بلندیوں کے لئے اس کی خلق کی گئی ہے تو استغفار اس کو اُٹھتے بیٹھتے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے کہ ہر وہ قوّت اور وہ استعداد جو رفعتوں کی طرف لے جانے والی ہے، بوجہ صاحبِ اختیار ہونے کے وہ ہماری کمزوری بن گئی ہے۔

پس مغفرت کے معنے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کریں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری بشری کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ وہ ہماری فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے۔ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں یہ توفیق بخشے کہ صاحبِ اختیار ہونے کے باوجود ہم اپنی طاقتوں کو الٰہی منشار کے مطابق ہمیشہ رفعتوں کے حصُول کی راہوں پر لگانے والے ہوں۔ ہم اس کے قُرب میں بڑھتے چلے جائیں۔ ہمیں ہر روز پہلے سے زیادہ پیار ملے اور ہم کبھی بھی غافل ہو کر، کبھی بھی سُست ہو کر، کبھی بھی لاپرواہ ہو کر، کبھی بھی بے احتیاط ہو کر، کبھی بھی بھُول کر، اور کبھی بھی جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں۔ کہ یہ طاقتیں رفعتوں کے حصُول کے لئے ہیں۔ تنزّل کی طرف لے جانے کے لئے نہیں دی گئیں۔

غرض خدا تعالیٰ سے یہ

دُعا کرتے رہنا چاہیئے

کہ اَے خدا! تُو نے ہمیں اختیار دیا۔ لیکن ہم تجھ سے یہ طاقت مانگتے ہیں کہ تُو اپنی مغفرت کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے اور ہمیں توفیق عطا کہ وہ تمام قُوّتیں جو تُو نے ہمیں اس لئے عطا کی تھیں کہ اُن پر تیرے اخلاق اور تیری صفات کا رنگ چڑھے تیرے نُور کی چادر میں وہ لپٹی رہیں۔ اور اس طرح ہر طاقت تیری کسی نہ کسی صفت کی پناہ میں آجائے، اور ہر طاقت جو تُو نے ہمیں دی ہے، وہ ہماری رفعتوں کے سامان پیدا کرنے والی ہو۔ ہمیں آسمان پر لے جا کر وہاں سے زمین پر گرانے والی نہ ہو۔ کیونکہ جتنی بلندی پر کوئی جاتا ہے اتنا ہی اس کے لئے یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اگر گرے گا تو اس کی ہڈیاں بھی قیمے کی طرح پس جائیں گی۔ اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ جو آدمی دو فٹ سے گرتا ہے اس کے لئے اتنا خطرہ نہیں ہوتا جتنا دس ہزار فٹ کی بلندی سے گرنے والے شخص کو ہوتا ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز اُڑ رہا ہے۔ اس میں اگر کوئی باہر جا پڑے تو اس کے لئے

بہت زیادہ خطرہ

ہے۔ اسی طرح جو پہلے آسمان سے گرتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔

لیکن جو شخص روحانی رفعتوں کو حاصل کرتے ہوئے دوسرے آسمان تک جا پہنچتا ہے اور پھر شیطان سے مغلوب ہو کر وہاں سے گرایا جاتا ہے اس کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ جو تیسرے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ جو چوتھے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے اسی طرح جو پانچویں چھٹے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے وہ لوگو جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اور میری امت میں داخل ہو تم میں سے جو شخص تواضع اور انکساری کو اختیار کرے گا۔ عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے عجز اور انکسار کو اپنا شیوہ بنائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اسے ساتویں آسمان کی بلندی تک لے جائے گا۔ مگر جہاں یہ بشارت ہے وہاں یہ خوف بھی ہے کہ خدانخواستہ۔ خدانخواستہ!! اگر ہم میں سے کوئی ساتویں آسمان سے نیچے گر جائے تو پھر تو اس کے ذرے خوردبین سے بھی نظر نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے

خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کیلئے

استغفار ہے اس لئے تم اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا سے مدد مانگو۔ پچھلے جمعہ کے دن پریشانی تھی۔ لیکن بشاشت بھی تھی۔ اور گھبراہٹ کا کوئی اثر نہیں تھا لیکن بہرحال ہمارے کئی بھائیوں کو تکلیف پہنچ رہی تھی جس کی وجہ سے ہمارے لئے پریشانی تھی میں نے نماز میں کئی دفعہ سوائے خدا تعالیٰ کی حمد کے اور اس کی صفات دہرانے کے اور کچھ نہیں مانگا۔ میں نے خدا سے عرض کیا کہ خدایا! مجھ سے بہتر جانتا ہے کہ ایک احمدی کو کیا چاہیئے۔ اے خدا! جو تیرے علم میں بہتر ہے وہ ہمارے ہر احمدی بھائی کو دے دے۔ میں کیا مانگوں، میرا تو علم بھی محدود ہے۔ میرے پاس جو خبریں آ رہی ہیں، وہ بھی محدود ہیں۔ اور کسی کے لئے ہم نے بددعا نہیں کرنی۔ ہاں یاد رکھو بالکل نہیں کرنی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں دعائیں کرنے کے لئے اور معاف کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس نے ہمیں نوع انسان کا دل جیتنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ہم نے کسی کو نہ دکھ پہنچانا ہے اور نہ ہی کسی کے لئے بددعا کرنی ہے۔ آپ نے ہر ایک کے لئے خیر مانگنی ہے۔ یاد رکھو ہماری جماعت ہر ایک انسان کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن اپنے اس مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اور روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ

نہایت ضروری ہے

کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے اس طرح دعائیں کی جائیں کہ آپ کی خوابیں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں، آپ کی خاموشی اور سوئی ہوئی گھڑیاں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ ہمارے گھروں میں بچے سوتے ہوئے عموماً خواب میں بول رہے ہوتے ہیں۔ اور جب آپ کسی بچے سے یہ کہتے ہیں کہ تم سوتے وقت یہ یہ باتیں کر رہے تھے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ اس لئے انسان کو پتہ ہو یا نہ ہو۔ تمہارے رب کریم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ تمہاری نیند کی گھڑیاں بھی فرشتوں نے استغفار کے لمحات شمار کی ہیں۔

پس تم ہر وقت استغفار کرو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ تم خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم یہ یہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری فطری قوتوں کو اپنی طاقت کا سہارا دے۔ اگر تم بلندیوں کی طرف جانے والے بن جاؤ۔ اور تمہاری زندگی ایک مثال بن جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی فطرت پر میرے خلق اور میری صفات کا رنگ چڑھاؤ۔ انسان نے بزبان حال کہا، کہ اے خدا! تو تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہم تیری صفات کے جلوے اس مادی دنیا میں مادی اشیاء میں لپٹے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اس اندھیرے میں کیا کوشش کریں گے۔ کوئی کوشش نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے خاتم الانبیاء۔ یہ میرے محبوب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، یہ ہر انسان کے لئے

ایک نمونہ اور اسوہ

ہیں یہ بتلانے کے لئے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اخلاق کے اوپر چڑھایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ آپ کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو۔ کیونکہ آپ کے اسوہ حسنہ کو جاننے بغیر، اسے سمجھے بغیر اور اس کا مطالعہ کئے بغیر اسے کیسے اپنایا جا سکتا ہے۔ جب تک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو جانتے نہیں، آپ کے نمونے کو پہچانتے نہیں، آپ کی طبیعت کے رنگ کو دیکھتے نہیں اور اس پاک اور ارفع وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نوع انسان پر جو احسان عظیم کیا اور کرتا چلا گیا۔ اور قیامت تک کرتا چلا جائے گا۔ جب تک یہ حقیقت آپ کے سامنے نہ ہو اس وقت تک آپ اپنے اخلاق پہ اور اپنی طاقتوں پر خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ نہیں چڑھا سکتے۔

پس

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ اپنے دل میں سوچیں اور اس حقیقت کو یاد کریں کہ جس غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے، صاحب اختیار ہونے کے باوجود کیا ہم اس مقصد پیدائش کو پورا کر رہے ہیں؟ آج خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا مذہب اسلام دنیا میں اپنی قوت قدسیہ اور حسن و احسان کے نتیجہ میں اور اپنی خدمت کے نتیجہ میں اور بنی نوع انسان پر اپنی شفقت کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل جیت کر غالب آئے گا۔ اور نوع انسانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ یہ

آسمانوں کا فیصلہ

ہے، اس لئے استغفار کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور اپنی فطرت پر اللہ تعالیٰ کی طاقت کا سہارا مانگو اور اس وقت تک۔ بس نہ کرو جب تک خدا تعالیٰ کی طاقت کا وہ سہارا تمہیں مل نہ جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میری ان باتوں کو مانو گے، ان کی اطاعت کرو گے اور قرآن کریم کی شریعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو گے تو تمہیں یہ فخر نصیب ہوگا کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار لو۔ کیونکہ تم نے آپ کی محبت نوع انسان کے دل میں ڈالی۔ مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی۔ اور شمال میں بھی اور جنوب میں بھی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی اور سمندر کی سطح سے نیچے بھی۔ (بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں لوگ سطح سمندر سے نیچے بستے ہیں) تم گئے اور تم نے وہاں جا کر اس مقصد کو پورا کیا جس کا وعدہ امت مسلمہ کو اس بشارت کے حصول کے لئے دیا گیا تھا کہ تمام دنیا پر

اسلام غالب آئے گا۔

اور نوع انسان کے دل ایک مہدیؑ کی جماعت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے۔ اور محبت اور پیار کے ساتھ انسان کو اسلام کی حسین تعلیم کا دیوانہ و مجنوں بنا دیا جائے گا۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت بتاتی ہے کہ یہ کام صرف اور صرف مہدیؑ کی جماعت کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بشارت یہ کہتی ہے کہ مہدیؑ کی جماعت کو یہ طاقت دی جائے گی لیکن قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جب کسی کو طاقت دی جاتی ہے تو چونکہ انسان صاحب اختیار ہے اس لئے سب سے زیادہ خوف اسی کے لئے ہے۔ جتنی بلندیوں کی بشارتیں دی گئی ہیں، اتنا ہی تنزل سے ڈرایا اور خوف دلایا گیا ہے۔ پس تم اس حقیقت کو ہر وقت سامنے رکھو۔ خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ۔ اور اس کے دامن کو نہ چھوڑو۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کن راہوں سے اپنے پیار کے جلوے تم پر ظاہر کرتا ہے۔

اللّٰھم آمین

ولادت خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نذیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نصیر احمد نام تجویز کیا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی و نومولود کے خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: قریشی سعید احمد درویش قادیان۔

درخواست دعا خاکسار کے بیٹے عزیز منصور احمد مقبول نے سکندر آباد میں بی کام فرسٹ ایئر کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ نمبروں سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار: محمود احمد انیس واقف زندگی قادیان

قرآن مجید اور ہمسایہ کے حقوق

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

قرآنِ مجید ایک جامع کتاب ہے۔ معاشرہ کے ہر حصہ کے لئے اس میں ہدایات و احکام موجود ہیں۔ پڑوسی اور اس کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بھی اللہ تعالےٰ نے واضح احکام دیئے ہیں۔ ان احکام کی جامع تفسیر و تشریح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(النّساء عٓ)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرو۔ رشتہ داروں کے ساتھ بھی۔ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی۔ رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی۔ اجنبی پڑوسی کے ساتھ۔ ساتھ بیٹھنے والے اور ساتھ کام کرنے والے کے ساتھ بھی۔ مسافروں کے ساتھ بھی۔ اور اپنے مملوکوں اور قبضہ میں جانداروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور ناجائز فخر کرنے والے ہوتے ہیں۔

بنی نوعِ انسان کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں یہ نہایت جامع آیت ہے اس میں ہر قسم کے پڑوسی کے ساتھ بھی بہتر سلوک کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ پڑوسی کی اس آیت میں تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) رشتہ دار پڑوسی۔
(۲) غیر رشتہ دار اجنبی پڑوسی۔
(۳) عارضی پڑوسی۔

بعض لوگ رشتہ دار پڑوسی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ فرمایا ایسے پڑوسی کا دوہرا حق ہے۔ وہ رشتہ دار بھی ہے اور پڑوسی بھی۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو غیر رشتہ دار پڑوسی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ سالہا سال انہیں قریبی مکانوں میں رہتے گزر جاتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے تعارف تک حاصل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ پڑوسی کتنا اجنبی ہو، اس کے ساتھ حُسن سلوک کرے۔ اجنبی ہونے میں غیر مُلک کا، دوسری زبان بولنے والا اور دوسرا مذہب رکھنے والا سب برابر ہیں۔ آیت میں سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔ پڑوسی کی تیسری قسم وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ کے لفظ میں بیان فرمائی۔ یعنی وہ تمہارا عارضی پڑوسی ہے۔ تم اکٹھے سفر کر رہے ہو، تم ایک جگہ ایک دفتر یا دکان یا فیکٹری میں کام کرتے ہو۔ تم سکول یا کالج میں اکٹھے تعلیم پاتے ہو۔ کتنی بھی عارضی مصاحبت کیوں نہ ہو۔ تمہیں چاہیئے کہ اپنے اس رفیق کے ساتھ بھی بہتر سلوک کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

گویا قرآن مجید ہر قسم کے پڑوسی کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید فرماتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

(توبہ عٓ)

کہ اگر کوئی مشرک بھی دَورانِ جنگ تمہاری پناہ میں آکر تمہارا پڑوسی بن جائے تو اس کے ساتھ پڑوسیوں جیسا سلوک کرو، اسے پناہ دو۔ یہاں تک کہ جب وہ کلام اللہ سُن لے تو اُسے اس کی امن کی جگہ میں بحفاظت پہنچا دو۔ کیونکہ یہ مشرکین ابھی اسلام کو جانتے نہیں ہیں۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا کلام اور آپ کی جملہ ہدایات قرآنِ مجید کی تشریح ہیں۔ پڑوسی کے بارہ میں حضورؐ کے بہت سے ارشادات ہیں۔ مَیں اس جگہ چار احادیثِ نبویہ پیش کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱) مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (البخاری)

کہ حضرت جبریل مجھے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اتنی تاکید کرتے رہے کہ مجھے خیال پیدا ہوگیا کہ شاید پڑوسی کو وارث ہی قرار دے دیا جائے گا۔

(۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (مسلم)

کہ وہ شخص جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ نہ پاتا ہو۔

(۳) يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَةِ وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔ (الادب المفرد)

اے ابو ذر! جب تم سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۴) لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ۔ (الادب المفرد)

فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے۔ مگر اس کا پڑوسی بھوکا ہوتا ہے۔

◎

ضروری اعلان

ہمارے ایک غیر مسلم دوست جو سلسلہ کے مداحوں میں سے ہیں۔ آجکل بڑھاپے کی عمر سے گذر رہے ہیں۔ اور ڈیرہ دون میں مقیم ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مشنری سپرٹ رکھنے والا احمدی دوست ان کے پاس رہے۔ جو نوکروں سے کام لے سکے۔ ایسے دوست کو علاوہ خرچ خوراک وغیرہ کے ۶۰ روپے ماہوار بھی دیں گے۔

کسی مخلص اور پختہ عمر کے احمدی دوست کی ضرورت ہے۔ جو صاحب موصوف کے اس اعتماد کو جو انہیں جماعت اور افرادِ جماعت پر ہے ٹھیس پہنچانے والا نہ ہو۔ ضرورتمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تبلیغ میں دلچسپی رکھنے والے دوستوں کے لئے اچھا میدان ہوگا۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد

اخبار "فرقان" سرینگر کے خریداران سے

اخبار "فرقان" سرینگر فروری ۷۳ء سے جاری ہے۔ یہ ابھی ابتدائی مراحل سے گزر رہا ہے۔ ترقی کا وسیع میدان اس کے سامنے ہے۔ جن دوستوں نے اس کی خریداری قبول فرما رکھی ہے اُن سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ جلد ادا فرمائیں۔ تا اخبار بدستور جاری رہے۔ چندہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں ادارہ کو سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ مبلغ سات روپے سالانہ ادا کرنے پر آپ کے نام سال بھر پرچہ پہنچتا رہے گا اس لئے جملہ خریداران اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

مینیجر اخبار "فرقان"
مسجد احمدیہ نزد آئی۔جی۔پی آفس۔ بالگارڈن۔ سرینگر (کشمیر)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیرِ اعظم

جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دورۂ بنگلہ دیش کے موقعہ پر

جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے آپکی خدمت میں میمورنڈم

جیسا کہ اخبار بین حضرات کو علم ہے، پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر بھٹو ۲۷ جون سے ۲۹ جون تک بنگلہ دیش کے خیر سگالی کے دورہ پر آئے تھے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بنگلہ دیش کی احمدیہ جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے اُن کے امیر جماعت جناب محمد صاحب نے انگریزی میں طبع شدہ پندرہ صفحات کا ایک میمورنڈم جناب وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اس کی نقول پاکستانی وفد کے اراکین میں بھی تقسیم کی گئیں۔ یہ میمورنڈم اُن مظالم پر پُر زور صدائے احتجاج ہے جو وزیر صاحب موصوف کی بنگلہ دیش تشریف آوری سے قبل ہی اُن کے ملک میں احمدیوں پر ڈھائے گئے۔ اپنی بات کو مدلّل اور باثبوت بنانے کے لئے فسادات کے دوران کے تین فوٹو بھی اس یادداشت میں شامل کئے گئے۔ جو گویا ان مظالم کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ذیل میں ہم افادۂ احباب کے لئے اس قابلِ قدر میمورنڈم کا اُردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اسے خاص دلچسپی اور دردبھرے دل کے ساتھ پڑھا جائے گا اور کھلے دماغ سے اس کے مندرجات پر غور و فکر کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میمورنڈم آف جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش

بخدمت
ہز ایکسی لینسی دی پرائم منسٹر آف دی اسلامک ری پبلک آف پاکستان
اسلام آباد ۔ کیمپ ۔ ڈھاکہ ۔

مضمون: (بابت)

(۱) پاکستان کے امن پسند معصوم احمدیوں پر وحشیانہ ظلم و تشدد
اور
(۲) غیر احمدی مسلمانوں کا مطالبہ کہ احمدی مسلمانوں کے بارہ میں فتویٰ تکفیر کا اعلان کیا جائے۔

جناب عزت مآب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خاکسار اس نوزائیدہ ملک بنگلہ دیش کی جماعتِ احمدیہ کی طرف سے دلی جوش کے ساتھ آپ[illegible] ملک میں پہلی بار تشریف [illegible] خوش آمدید کہتے ہوئے نہایت [illegible] کرتا ہے کہ عناوین مذکرہ بالا [illegible] دلانہ اور ہمدردانہ غور فرمایا [illegible] پاکستانی احمدیوں کے جان و مال [illegible] بے گھر ہونے والے مظلومین [illegible] ان کے نقصانات کی تلافی کے لئے کارروائی فرمائی جائے۔

جناب عزت مآب! مجھے اُمید ہے کہ مَیں صرف اِسلامی ملک کے ایک مسلم سربراہ کو ہی مخاطب نہیں کر رہا، بلکہ ایک قانونی انصاف کے علمبردار کو مخاطب کر رہا ہوں۔

پاکستان میں امن پسند معصوم احمدیوں پر عقائد کے اختلاف کی بنا پر انسانیت سوز مظالم و تشدد

(۱) کہ اسلام میں تحریکِ احمدیت ایک عالمگیر مذہبی تنظیم ہے۔ جس کا (بین الاقوامی) مرکز ربوہ (پاکستان) میں ہے۔ اور دُنیا کے پچاس مختلف ممالک میں اس کے مراکز ہیں۔

(۲) تمام دنیا میں جماعتِ احمدیہ کی مجموعی تعداد ایک کروڑ سے زاید ہے۔

(۳) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر اسّی سال سے زاید عرصہ ہو چکا ہے۔ یہ جماعت تبلیغِ اسلام کے فریضہ کو پُر امن طرق و ذرائع اختیار کر کے محبت اور بارگاہ رب العزت میں دُعاؤں کے ساتھ سرانجام دیتی ہے۔

(۴) احمدیت کی اسّی سالہ تاریخ میں کوئی احمدی بھی کسی ملک میں دِل آزاری اور تخریبی کاموں کا کبھی مرتکب نہیں ہوا۔ بلکہ جس ملک میں بھی وہ رہتے ہیں اپنے ملک اور اہلِ وطن سے محبت کرتے ہیں جس کے ردِّعمل کے طور پر ہر ملک کے لوگوں میں ان کی محبت پائی جاتی ہے۔ اور اُن پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

(۵) لیکن بدقسمتی سے وہ بہر کیف تنگ نظر مُلّاؤں کی نگاہ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ جن کو فطرتاً مذہب کے وسیع نظریات اور ترقی سے دشمنی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ اسلام یونیورسل ترقی پذیر مذہب ہے۔ اور جامد نہیں ہے۔

(۶) ۱۹۵۳ء میں مُلّاؤں نے بغیر کسی اشتعال کے جماعتِ احمدیہ کے خلاف مشترکہ محاذ قائم کر کے ایک مخالفت کی مہم چلائی تھی۔ اور اس مرتبہ یہ مخالفین تمام سیاسی پارٹیوں اور افسرانِ گورنمنٹ کے تعاون سے اور بھی شدّت سے جماعت کے خلاف اُٹھے ہیں۔ تاکہ اُسے سرزمینِ پاکستان سے (خدانخواستہ) نابود کر دیں۔ ۱۹۵۳ء کی گورنمنٹ نے مؤثر قدم اُٹھا کر مُلّاؤں کے ناپاک حربہ کو ناکام بنا دیا تھا۔ اس مرتبہ بھی جناب عزّت مآب کے اقدام سے ایسے ہی ہُوا ہے۔ اگرچہ کہ اس میں کسی قدر تاخیر ہوئی ہے۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ پختہ عزم سے ایسے اقدام کی وجہ سے یہ تخریبی کارروائی رُک چکی ہے۔[1]

(۷) جناب عزّت مآب! اس ظلم کی تفاصیل سے ہم سے بہتر طور پر واقف ہیں۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کے اس کی روک تھام کے لئے مناسب کارروائی میں پندرہ روز تاخیر کر دینے کے نتیجہ میں بہت سی قیمتی جانوں۔ کروڑوں روپے کی مالیتی جائیدادوں۔ مکانات۔ مساجد۔ لائبریریوں اور دکانوں وغیرہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ ان اُمور نے پاکستان کی تاریخ میں تاریک دَور کا اضافہ کیا ہے۔ اور ۱۹۵۳ء کے فسادات موجودہ واقعات کے مقابلہ میں کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

(۸) جناب عزت مآب کو اسلامی آئین مرتب کرنے اور اس دَور میں اسلامی ریاست کے پہلے لیجسلیٹر اور ایڈمنسٹریٹر بننے کی سعادت و فخر حاصل ہے۔ تمام مذاہب میں اسلام سب سے زیادہ رواداری رکھتا ہے۔ یہ تمام انسانوں کی جان۔ مال اور عزّت کی حفاظت کا بلالحاظ مذہب و ملّت ضامن ہے۔ بلکہ ایک حقیقی اسلامی حکومت میں ایک مُشرک اور دہریہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں۔

(۹) پاکستان کی کتنی قابلِ رحم حالت ہے کہ اس اسلامی ملک میں اقلیتی مُسلم گروہ بقیہ مسلمانوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

احمدی اسلام میں واحد اقلیتی گروہ ہے جو حقیقی اسلام پر کاربند ہے۔ اور دُنیا میں اسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور گمراہوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو پاکستان میں غیر مسلم کہا جائے؟ حالانکہ قرآن مجید اسلام پر چلنے والوں اور اس کی تبلیغ کرنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین اور راہنما قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

کہہ ”یہ میرا طریق ہے۔ مَیں اللہ کی طرف بُلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی اختیار کی ہے۔ مَیں اور وہ سب بصیرت پر قائم ہیں۔ اور اللہ سب قسم کے نقائص سے پاک ہے اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔“
(سورہ یوسف آیت ۱۰۹)

پاکستان میں یہ عجیب اسلام ہے کہ اس میں احمدیوں کو غیر مُسلم [illegible] قرار دینے کے مطالبہ کے ساتھ ان کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان پر حملے کئے جاتے ہیں [illegible] قتل کیا جا رہا ہے اور ان کی جائیداد [illegible] اور املاک کو لُوٹا جاتا ہے۔ ان کی مساجد اور قرآن مجید کے نسخوں اور ان کے مکانوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور انہیں جلا کر راکھ کیا جا رہا ہے۔

یہ ظلم سوشل [illegible] بنیاد کر کے اپنی انتہا [illegible] چکا ہے۔ [illegible]

---

[1] جناب امیر جماعت [illegible] یہ حسنِ ظنّی ہے۔ ورنہ بعد کی اطلاعات اس امر کا پختہ ثبوت ہیں کہ نہ صرف یہ کہ تخریبی کارروائیاں برابر جاری ہیں بلکہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ روز بروز زیادہ سخت ہو رہا ہے
(ایڈیٹر بدر)

کے اکثر شہروں میں احمدیوں کے ہاتھ غذا اور دیگر ضروریات زندگی مثلاً دودھ، بچوں کی غذائیں، ادویات وغیرہ کا فروخت کی ممانعت ہے۔

ربوہ میں ان اشیاء کی سپلائی قطعی طور پر روکی ہوئی ہے۔ ربوہ کے ڈاک تار کے مواصلات بالکل درہم برہم ہیں۔ ٹیلی فون Connection نہیں دئیے جاتے۔ کس قدر بھیانک حالات ہیں۔ اور بربریت کس قدر انتہا کو پہنچی ہوئی ہے؟ کیا جناب عزت مآب اس حالت کے اپنی ذات پر وارد ہونے کا قیاس فرما سکتے ہیں؟ کیا ان حالات میں آپ کی حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں؟ کیا یہ پاکستان میں احمدیوں پر کربلا کے حالات کا اعادہ نہیں؟ کیا آپ کو اور آپ کے اہل وطن کو ان تمام مظالم کی بنا پر خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونے کے لئے حاضر ہونا نہیں پڑے گا؟ کیا یوم جزا برحق اور قریب نہیں ہے؟

(۱۰) بدقسمتی سے پاکستان میں آئین بننے کے پہلے ہی سال بعد مذہبی اور سیاسی لیڈران اور قانون و آئین کے محافظ اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے یہ علمبردار سب متحد ہو کر پاکستان اور اسلام کے منوّر چہرے کو سیاہی لگانے کے لئے نکل پڑے ہیں۔ تاکہ غیر مسلم دنیا پر یہ اثر قائم کریں کہ اسلام درندوں کا مذہب ہے۔ اور مسلم دنیا کو یہ بتا سکیں کہ خدانخواستہ پاکستان اسلام کا قبرستان ہے۔

(۱۱) — جناب عزت مآب! یہ حضور والا کی ذمہ داری ہے کہ جناب غور فرما کر ایسے ذرائع اختیار فرمائیں جن سے یہ بدنما داغ دھویا جا سکے۔ اور گمراہ کن مشتعل مذہبی جنون کا خاتمہ ہو سکے!!

(۱۲) — یہ بنگلہ دیش کی حکومت کی دانشمندی ہے کہ اس نے اپنے ملک میں سیکولرزم کو اپنا کر ملک کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ جو کہ حقیقت میں اسلام کا MAGNACHARTA ہے۔ اور اس طرح انہوں نے مذہبی جنون اور تعصب کے پاؤں جکڑ دئیے ہیں۔

(۱۳) — ذیل میں حالیہ فسادات کے بے شمار واقعات میں سے صرف چند کا ذکر کروں گا کہ کس طرح احمدیوں کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا گیا۔ اور ان سے تاریخ میں کس طرح مذہب کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی۔ یہ حالات ہر انسان کا سر کو شرم سے جھکا دیں گے۔ ان کے پیش نظر جناب عزت مآب کو موثر ذرائع اختیار کر کے اپنے ملک میں انسانیت کا بچاؤ کرنا چاہئے۔

(۱۴) — تمام مذاہب، بانیان مذاہب، مذہبی کتب، مذہبی رہنماؤں (سے) بزرگوں، مبلغین، مساجد، دار التبلیغوں، مذہبی احساسات و جذبات کا احترام اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اس کی خلاف ورزی اس حد تک کی گئی ہے کہ ملک بھر میں قرآن مجید و احادیث کو احمدیہ لائبریریوں سے نکال کر ضائع کرنے اور بے حرمتی کرنے کے اعتبار سے اس کی کوئی نظیر نہیں۔ اسی پر اکتفاء نہیں کی گئی بلکہ احمدیہ مساجد اور لائبریریوں کو آگ لگا کر راکھ بنا دیا گیا۔

جناب عزت مآب کی یاد داشت کو تازہ کرنے کے لئے (ذیل میں مذکورہ بالا واقعات تحریر کئے جاتے ہیں)

(۱) شورکوٹ میں احمدیہ مسجد پر رات کو حملہ کیا گیا۔ مسجد کی دیواروں پر لکھی ہوئی قرآنی آیات کو مٹایا گیا۔ اور مسجد کو جلا کر مسمار کیا گیا۔ مسجد میں جو قرآن مجید کے نسخے تھے اُن کو نکال کر بے حرمتی کی گئی۔ اور اُن جلا دیا گیا۔ اور حملہ آوروں نے مسجد کو شہید کرنے کی خوشی میں اس کے ملبہ پر دو رکعت نفل مولوی بشیر احمد کی قیادت میں ادا کئے۔

(۲) — گوجرہ میں احمدیہ مسجد اور احمدیہ لائبریری جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ اور لائبریری میں جو قرآن مجید کے نسخے موجود تھے اُن کو جلانے سے قبل پاؤں کے نیچے روندا گیا۔ اور بمسرت کہا گیا، دیکھو! یہ احمدیوں کا قرآن ہے!

(۳) خانیوال میں مقامی مبلغ کے گھر پر اس کی عدم موجودگی میں حملہ کیا گیا۔ شرپسندوں نے اس کے گھر کا محاصرہ کر لیا جس میں اُن کے بیوی بچے موجود تھے۔ انہوں نے اُن کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ بعد میں ان کا کیا حشر ہوا!

(۱۵) شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری پولیس پر عاید ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر ملاحظہ فرمائیں کہ کہاں تک جناب عزت مآب کی پولیس اور سول ایڈمنسٹریشن نے اپنے فریضہ کی بجا آوری کی ہے؟

(۱) — خانیوال میں ایک مجمع نے احمدیہ بیکری اور سوڈا واٹر ایجنسی پر قانون کے ضامن اور محافظوں کی موجودگی میں حملہ کیا۔ غنڈوں نے حکام سے ان کے لوٹنے کی اجازت طلب کی۔ حکام نے بلوائیوں کو دس منٹ کے لئے لوٹنے کی اجازت مرحمت کی۔ چنانچہ بلوائیوں نے اس وقفہ میں حکام کے ارشاد کی تعمیل میں تمام سامان کو لوٹ کر صفایا کر دیا۔

(۲) — لائل پور میں ان ہنگاموں سے ایک دن پیشتر ڈی۔ ایس۔ پی لائل پور نے لوکل جماعت کو کہا کہ تمام جماعت کی ملکہ دکانوں کی مکمل فہرست اُن کو دی جائے۔ چنانچہ اُن کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ لیکن اگلے دن جبکہ اُن دکانوں کو لوٹا جا رہا تھا اور تباہ کیا جا رہا تھا تو جناب ڈی۔ ایس۔ صاحب لائل پور نے جماعت کو مشورہ دیا کہ انہیں اپنے مکانوں اور دکانوں کو لوٹ مار اور تباہی سے بچانے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔

(۱۶) — خود حفاظتی انسان کے بنیادی حقوق میں سے ہے۔ اور ہر مہذب ملک کا آئین اس کا ضامن ہے۔

مہربانی فرما کر جناب رانا اقبال صاحب ریونیو منسٹر گورنمنٹ پنجاب کا کردار ملاحظہ فرمائیے کہ موصوف نے گوجرانوالہ میں احمدیوں کے قتل عام۔ لوٹ مار اور تباہی کے مناظر دیکھنے کے بعد بمسرت احمدیہ جماعت گوجرانوالہ کے امیر جماعت کو ۲/۶ کو فون پر نصیحت کی کہ آپ لوگ اپنے مکانات۔ دکانوں اور جائیدادوں کو مسلسل لٹنے دیں۔ مدافعت اور خود حفاظتی کے لئے کوئی اقدام نہ کریں۔ اگر آپ خود ایسا فیصلہ کرنے کے مجاز نہ ہوں تو اپنی جماعت کے اکابرین سے رابطہ پیدا کریں۔ تاکہ وہ تمام جماعت کے ممبروں کو یہ ہدایت جاری کر سکیں۔

(۲) — سرگودھا میں جب غنڈوں نے حاجی جنود اللہ صاحب مرحوم کی ڈینٹل کلینک پر حملہ کیا تو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب اور اُن کے ساتھی جو کلینک میں موجود تھے۔ انہوں نے بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے دو ہوائی فائر کئے۔ پولیس نے اس خالص خود حفاظتی کے اقدام پر مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ حالانکہ پولیس کو خود چاہیئے تھا کہ لوٹ مار کے مرتکب بلوائیوں کے سرغنوں کو گرفتار کرتی۔ اس ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ان بے گناہ گرفتار ہونے والے احمدیوں کی ضمانت بھی قبول نہیں کی گئی

(۱۷) — صوبائی ایڈمنسٹریٹر کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ بالادست ظالموں کے مقابلہ میں کمزور مظلومین اور ستم رسیدوں کی حفاظت کی ضامن بنے۔ اور اس کا پختہ عزم ہونا چاہیئے کہ ان اصولوں پر صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنائے۔

لیکن مسٹر حنیف رامے صاحب چیف منسٹر پنجاب نے اعلان کیا کہ وہ ۹۸ فیصد غیر احمدیوں کے مقابلہ میں دو فیصد احمدیوں کو نہیں بچا سکتے۔ مگر اُن کے کس جرم کی پاداش میں؟ اُن کا جرم صرف عقیدہ کا اختلاف تھا۔

چیف منسٹر صاحب بمسرت ان ملاؤں کی میٹنگ میں شریک تھے جو احمدیوں کے خلاف فتویٰ کفر کا مطالبہ کر رہے تھے اور اس طرح موصوف عوام پر یہ ظاہر کر رہے تھے کہ ان فسادات کے ایام میں جبکہ سارا ملک ہنگاموں کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا، موصوف بھی اُن ملاؤں کی حمایت میں اُن کے ساتھ متحد تھے۔ ہم اس حقیقت پر پہنچے ہیں کہ ایڈمنسٹریشن کی تمام مشینری مسلسل دو ہفتے تک احمدیوں پر مظالم کرانے میں بخوشی جوش دلا رہی تھی۔ اور یہ کہہ رہے تھے کہ وہ بالا افسران کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہے ہیں۔

اب اگر دنیا کے لوگ اس چیف منسٹر صاحب سے باز پرس کریں کہ ظاہری اور باطنی طور پر چیف منسٹر صاحب کمزور کو کچلنے کے درپے تھے تو غالباً موصوف اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے کہ موصوف نے دیدہ و دانستہ اپنے مقدس فریضہ سے تغافل برتا اور اس کی بجا آوری سے قاصر رہے ہیں۔

(۱۸) — تمام مہذب سوسائیٹیوں اور ممالک میں امن پسند اور خالص مذہبی جماعت کے مقدس امام کا پورا احترام کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم جناب عزت مآب کے ملک میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ کہ جماعت کے مقدس امام جو کہ دنیا میں نہایت بلند پایہ شخصیت۔ امن۔ پاکیزگی اور محبت کے مثالی پیکر ہیں، اور دنیا کے ایک کروڑ سے زائد افراد کے واجب الاحترام اور واجب الاطاعت امام ہیں، یہ افراد اپنے امام کے لئے اپنی جانیں اور سب کچھ نثار کرنے کے لئے ہر آن تیار ہیں۔ جس ملک میں بھی ہمارے امام تشریف لے گئے ہیں ان ممالک میں تمام عوام۔ خواص اور حکومت کے سربراہوں نے آپ کا احترام کیا ہے۔ پاکستان کی حکومت اور عوام۔ دوسرے ممالک کے لوگوں سے بہتر طور پر آپ کو محبت و آشتی کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

ایسے سب سے زیادہ مقدس بزرگ کو بھی حکومت پاکستان اور اس کے قانون کا نفاذ کرنے والی ایجنسیوں کی غیر جانبداری پر اعتماد نہیں رہا۔ اور انہیں ان حالات کے پیش نظر مجبوراً حفظ ماتقدم کے طور پر لاہور ہائیکورٹ میں ضمانت کا اقدام کرنا پڑا۔ یہ واقعہ پاکستانی ایڈمنسٹریشن کی حالت کی کیسی عکاسی کرتا ہے؟

(۱۹) — جب ہم مذکورہ بالا چند واقعات اور اس کے علاوہ ہزاروں ایسے واقعات پر نظر ڈالیں جن کو آپ جانتے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد اور بھی اچھی طرح سے جان سکیں گے۔ ایک شخص اور نا اہل

تردید نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ خدانخواستہ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کی سازش میں حکومت کی مخفی رضامندی، تمام مذہبی مُلّاؤں اور تمام مکتبِ خیال کے مخالف سیاسی لیڈروں کو حاصل تھی۔

ملتان سے میڈیکل کالج کے ۱۷۰ طلباء پر مشتمل گروپ اس سازش کی سربراہی کے لئے بطور ہراول گیا تھا۔ جس نے ۲۲/۵/۷۴ کو ربوہ سے گذرتے وقت توہین آمیز نعرے لگائے۔ اور عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کی۔ اِن طلباء نے گاڑی کے چلنے کے بعد ربوہ سٹیشن پر کہا کہ

”ہم ۲۹/۵/۷۴ کو واپسی پر آپ لوگوں کو سبق سکھائیں گے“

یہ الفاظ اپنے اندر تمام مخفی سازش کو چھپائے ہوئے ہیں۔ جن کو بعد کے واقعات نے طشت از بام کر دکھایا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جب وہ ۲۹/۵/۷۴ کو واپس لوٹے تو وہ پہلے سے بنائی ہوئی سکیم کے مطابق پتھروں کے انبار ساتھ لئے واپس آئے۔ اور جونہی ٹرین ربوہ میں داخل ہوئی اُنہوں نے اپنی ناپاک حرکات شروع کر دیں۔ اور نوجوانوں کے ساتھ اُلجھنے کا موجب بن گئے۔ جس کے بارے میں سٹیشن ماسٹر ربوہ نے باہمی مصالحت کرادی اور ٹرین ربوہ سے روانہ ہوگئی۔

اِن طلباء کا لاہور کا صحیح راستہ اختیار کرنے کی بجائے براستہ ربوہ سفر کرنا بھی اہمیت کا حامل ہے۔

لیکن نہایت تعجب کی بات ہے کہ اس مصالحت کے چند ہی گھنٹے بعد تقریباً دس بجے شب جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب بہت بڑی تعداد میں پولیس کے ساتھ ربوہ پہنچ گئے۔ اور انہوں نے کالج کے پرنسپل صاحب سے مطالبہ کیا کہ انہیں کالج کے طلباء کے ہاسٹل سے علی الحساب یکصد طلبا کو گرفتار کرنے دیا جائے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ممالکِ غیر کے علاوہ ہاسٹل میں غیر احمدی طلباء بھی مقیم ہیں۔ جنہوں نے اِن فسادات میں مطلق کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ ہی یہ طلباء ہنگامہ کے وقت سٹیشن پر موجود تھے۔ تب ان افسران نے پرنسپل صاحب سے مطالبہ کیا کہ اس گنتی کے مطابق ان کو ربوہ ٹاؤن کے افراد کو گرفتار کرنے دیا جائے۔ جب پرنسپل صاحب نے معذرت کی کہ وہ کس طرح اس کی اجازت دے سکتے ہیں تو اُن کو بتایا کہ بالا افسران کی طرف سے اس طرح سَو افراد کو علی الحساب گرفتار کر کے لانے کا حکم ہے تاکہ وہ لوگوں کے ہجوم کو خوش کر سکیں چنانچہ اس طریق سے ۷۲ ایسے افراد کو بلا قصور گرفتار کیا گیا۔ جن میں سے کچھ رات کے پہرے پر مقرر تھے۔ یا جو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکل رہے تھے۔ ان بیچارے، پولیس کے ظلم کا شکار بننے والے معصوموں کو چنیوٹ لے جایا گیا۔ اور انہیں مشتعل غنڈوں کے ہجوم کے حوالے کیا گیا تاکہ وہ جی بھر کے اُن کو ماریں۔ اور زخمی کریں۔ اِس واقعہ میں تمام بعد کے حالات کی پیش رفت کے بارے میں نشان دہی پائی جاتی ہے۔

۲۲/۵/۷۴ سے جناب عزت مآب کی یہاں تشریف آوری تک تمام واقعات ایک ہی زنجیر کی غیر منفصل کڑیاں ہیں۔ لہٰذا صرف ربوہ کے واقعات ہی کی تحقیقات نہیں بلکہ جملہ واقعات کی زنجیر کی تمام کڑیوں، مثلاً قتل۔ مسلح حملوں۔ لوٹ۔ گرفتاریوں۔ قرآن مجید کی توہین۔ مساجد کی تباہی۔ مکانوں، جائیدادوں کی تباہی۔ عورتوں بچوں کو خوف زدہ کرنے اور اُن سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے بارے میں پوری طرح چھان بین اور غیر جانبدار ججوں کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے۔ اور ستم رسیدہ لوگوں کو نجات دلائی جائے۔ اور انہیں دوبارہ آباد کیا جائے۔ نیز اُن کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ اور جو قانونی لحاظ سے مجرم ثابت ہوں اُن کے ساتھ اچھی طرح نمٹا جائے۔ یہ جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش کی جناب عزت مآب کی خدمت میں نہایت مخلصانہ گزارش ہے۔ کہ قبل ازیں ہم اس یک طرفہ نہایت مکروہ اور گھناؤنے ظالمانہ کھیل کے بارے میں دل کی گہرائی سے افسوس کے علاوہ اس کی مذمت کر چکے ہیں جس کا دُنیا کے مہذب ممالک کے لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم جناب عزت مآب کی خدمت میں مکرر پُر زور استدعا کرتے ہیں کہ ہمارے نہایت ہی واجب الاحترام خلیفہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ آپ کے معزز اہل و عیال۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے معزز خاندان کے تمام افراد اور تمام پاکستانی احمدیوں کی دیکھ بھال حفاظت اور سلامتی کا پورا پورا انتظام فرمایا جائے۔

ہم بہر کیف جناب عزت مآب کے سابقہ اقدامات کے بارے میں شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

(۳)

غیر احمدیوں کا احمدی مسلمانوں کے بارے میں کفر کے فتویٰ کے اعلان کا مطالبہ

(۱) جو عقائد کسی قاعدہ کی رُو سے کوئی شخص اختیار کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے کسی شخص یا قانون کو اُسے اس سے محروم رکھنے کا حق نہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:-

”جو تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں“

(سُورۃ النساء آیت ۹۵)

(۲) احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگانے سے قبل یہ نہایت ضروری ہے کہ قرآن اور حدیث کی رُو سے مُسلِم کی تعریف کی تعیین کی جائے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف کی رُو سے مُسلِم کی تعریف یہ ہے کہ:-

”جو ہماری طرح نمازیں ادا کرتا ہے۔ اور قبلہ رُو ہو کر عبادت بجا لاتا ہے اور ہمارا ذبیحہ استعمال کرتا ہے وہ مُسلم ہے جس کے بارے میں اللہ اور اس کے رسُول کا ذمہ ہے۔ پس خدا اور اُس کے عہد کے بارہ میں خیانت نہ کرو۔“

(بُخاری)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو سُنیوں کے امام ہیں، انہوں نے زرّیں اصول بیان فرمایا ہے:

”کہ جو شخص قبلہ رُخ ہو کر نماز بجا لاتا ہے ہم اُسے کافر نہیں کہہ سکتے۔“

(۴) مُسلم لیگ کی لاہور کانفرنس میں مولوی عبدالحمید بدایونی نے احمدیوں کو غیر مُسلم قرار دینے کے بارے میں ایک ریزولیشن پیش کرنا چاہا تھا۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح، بابائے قوم نے نہایت سختی سے اُسے مسترد کر دیا اور اِس اصُول کا اعلان کیا کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اور احمدی ان تمام معیاروں پر پُورے اُترتے ہیں جو مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔

(۵) ”اُن متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں پیشِ نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرے کی ضرورت ہے؟ بجُز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالِم بھی اس بُنیادی امر پر متفق نہیں ہیں اگر ہم اپنی طرف سے ”مُسْلِم“ کی کوئی تعریف کر دیں۔ جیسے ہر عالمِ دین نے کی ہے۔ اور وہ تعریف اُن تعریفوں سے مختلف ہو، جو دوسروں نے پیش کی ہیں تو ہم کو متفقہ طور پر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کر لیں تو ہم اُس عالِم کے نزدیک تو مُسلمان رہیں گے۔ لیکن دُوسرے تمام علماء کی تعریف کی رُو سے کافر ہو جائیں گے۔“

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۳۵-۲۳۶)

(۶) احمدی نہ اسلام میں کمی کرتے ہیں اور نہ اضافہ۔ اور وہ صرف اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّٖن مانتے ہیں۔ اور احمدیت کی بیعت کرتے وقت وہ اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

”مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے۔ اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسُول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد

اس کو پوچھا جائے گا"۔
(کرامات الصادقین ص۲۵)

پس رُوئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپؑ کے متبعین کو انصاف کی رُو سے کافر کہہ سکے۔ جو شخص ایسا کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ اِسلام ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خُدا تعالیٰ کو چیلنج دیتا ہے جس نے خود احمدیوں کو مُسلِم قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے تمام بھائیوں کو ایسے راستہ سے بچائے۔ آمین۔

(۷) مذہبی معاملات میں اختلاف کا مسئلہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا وجود۔ ان اختلاف کرنے والوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا ارشاد حسب ذیل ہے:۔

"جس بات میں یہ اختلاف کرتے ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا۔"
(البقرہ آیت ۱۱۴)

لہٰذا کوئی عالم یا اسمبلی یا بورڈ یا انسانی عدالت یا ٹریبونل ایسے معاملات کے بارہ میں فیصلہ دینے کے مجاز نہیں۔

(۸) کفر و ایمان کا فیصلہ خالص خُدا تعالےٰ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے قبضہ میں ایمان لانے والوں کے لئے جنّت اور کافروں کی سزا کے لئے دوزخ ہے۔ کوئی شخص جس کے اختیار میں مومن کو جنت کا انعام دینے اور کافر کو دوزخ کی سزا دینے کی مقدرت نہ ہو، ایسا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ گویا مالک جزا و سزا کے عرش پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ اور وہ اس طرح بدترین کُفر کا مُرتکب ہوتا ہے۔

(۹) اسلام نے مذہبی آزادی کا واشگاف طور پر اعلان فرمایا ہے کہ

"دِین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں"
(البقرہ: ۲۵۷)

اب اگر علماء کو کفر کا فتویٰ جاری کرنے کی ڈیوٹی تفویض کی جائے اور لوگوں کو اس کا پابند کیا جائے تو مذہبی آزادی پامال ہو جائے۔ اور زمین پر ظلمت حبط ہو جائے۔

(۱۰) تاہم بدقسمتی سے ہر زمانہ کے مولویوں کا یہ محبوب مشغلہ رہا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے راستبازوں۔ اولیائے کرام اماموں اور اُن کے پیروؤں پر کُفر کا فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ نیز اُن کی توہین کرنے۔ انہیں قید کرانے اور قتل کرنے کے بھی مرتکب ہوتے رہے ہیں۔

(۱۱) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی طرف سُنّی مسلمان اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں، اُن کا بھی یہی حشر کیا گیا۔ اُن کو بھی ایسے فتوؤں سے ستایا گیا۔ انہیں جیل میں رکھا گیا۔ اور زہر دے کر ہلاک کیا گیا۔ کوئی سُنّی مولوی مجاز نہیں کہ وہ قادیانی مسئلہ کے تصفیہ کے لئے جج بن سکے۔ کیونکہ خود وہ بھی دوسروں کی طرف سے ایسے کُفر کے فتوے پا چکے ہیں۔

(۱۲) اور اگر بہرکیف اس مسئلہ پر غور و خوض کے لئے ایسی کمیٹی بنانی ہی ہے۔ تو ایسے فرقوں میں سے علماء کا انتخاب کیا جائے جن پر کوئی کُفر کا فتویٰ نہ لگایا جا چکا ہو۔ اس اُصول کے تحت کہ جس کے اپنے فرقہ کے سر پر فتویٰ کُفر لگ چکا ہو، وہ دُوسرے فرقوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے کے لئے قطعی طور پر نااہل ہے۔

(۱۳) چونکہ اس مسئلہ کو اُٹھانے کے لحاظ سے سُنّی علماء کی حیثیت شکایت کنندہ کی ہے، اس لئے وہ قانونی طور پر وہ احمدیوں کو کافر قرار دینے کے لئے جج نہیں بن سکتے۔

(۱۴) ہر فرقہ اور اس کے تحت ذیلی فرقے اور اسی طرح مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے کفر کے فتووں سے اذیت پا رہے ہیں۔ اور اس طرح ایک دُوسرے سے جُدا ہو چکے ہیں۔ اور نتیجۃً ہر فرقہ ایک ادنیٰ اقلیت بنا ہُوا ہے۔ اور احمدیہ جماعت اخوتِ اسلامی والی واحد منظم اکثریت (جماعت) ہے۔ چونکہ کوئی دو فرقے یا اُن کے ذیلی فرقے "مُسلِم" کی تعریف کے لحاظ سے متحد الخیال نہیں۔ اس لحاظ سے احمدیوں کو کافر قرار دینے کے لئے یہ فرقے اجماعی اکثریت نہیں کہلا سکتے۔

(۱۵) اور اگر بہرکیف اس معاملہ کی تہ تک پہنچنے کے لئے کمیٹی درکار ہے اور چونکہ کوئی عالم کُفر کے فتووں سے بچا ہُوا نہیں ہے، اس لئے اس کام کے لائق کوئی بھی نہ مل سکے گا۔ لہٰذا کمیٹی ایسے ججوں پر مشتمل بنائی جائے جو مشہور و معروف غیر جانبدار ہوں۔ اور ایسے ججوں کے سامنے سُنّی مسلمان اور احمدیوں کو بطور فریق مسئلہ پیش ہونا چاہیئے۔ وہ ان دونوں کے اختلافی نکورت کو نوٹ کرلیں اور دونوں فریقوں میں سچائی کے امتیاز کے لئے فیصلہ لوگوں پر چھوڑ دیا جائے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

"اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔"
(سُورۃ الکھف: آیت ۳۰)

اور اس طرح مذہبی آزادی کا دروازہ ہر ایک کے لئے کُھلا رکھا جائے۔ ایسے امُور کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کمیٹی فیصلہ کی مجاز نہیں۔

(۱۶) فتویٰ کُفر کے مطالبہ کے لئے اسلامی نظریہ کے علماء کے بورڈ کے پاس مشورہ یا رہنمائی کے لئے معاملہ پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ خود یہ علماء "مسلم" کی صحیح تعریف کے اعتبار سے متفق نہیں۔ وہ جو خود نہ جانتے ہوں کہ کون حقیقی مسلمان ہے، انہیں کسی کو کافر کہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور وہ مسلمان جو کسی کو متفقہ طور پر مُسلم قرار دینے کے اہل نہ ہوں۔ وہ کس طرح کسی کو متفقہ طور پر کافر قرار دینے کے مدّعی بن سکتے ہیں؟

(۱۷) سُنّی مسلمان حدیث مسلّم کی رُو سے اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے نبی حضرت مسیحؑ کی بعثت کے منتظر ہیں۔ اور احمدی یقین رکھتے ہیں کہ آنے والا موعود نبی ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وہ اُس پر ایمان لا چکے ہیں۔ جبکہ احمدیوں سے اختلاف رکھنے والے سُنّیوں نے اُسے ابھی تک نہیں مانا اور کہتے ہیں کہ وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئے۔

لیکن اس زمانہ میں آنے والے مسیح کی بطور نبی بعثت پر ایمان لانے کے مسئلہ کے لحاظ سے احمدیوں اور سُنّیوں کا ایک ہی موقف ہے۔

اور اگر آنے والے مسیحِ موعُود کی نبوّت پر ایمان لانا احمدیوں کو کافر بنا دیتا ہے تو اس کُفر سے سُنّی مُسلمان کس طرح بچ سکتے ہیں؟ جو کہ حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے بعد حضرت مسیح کی بطور نبوّت بعثت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے ظہور کے منتظر ہیں ــــ!!

---

(۱۸) ۔ فیصلہ لاہور ہائی کورٹ کہ "احمدی مُسلمان ہیں"

پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۶۹ء لاہور۔ ۲۸۹
محمد گل و کرم الٰہی چوہان کے روبرو

آغا عبدالکریم شورش کشمیری اور دیگر مستغیثان
بخلاف
جوابی درخواست صوبہ مغربی پنجاب ۹۳۷ آف ۱۹۶۸ء۔ تصفیہ یافتہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۸ء

درخواست دہندگان کے تمام دلائل کا زور فاضل وکیل کی طرف سے یہ تھا کہ احمدی اسلام کا فرقہ نہیں ہیں۔ اور درخواست دہندگان کو ایسا کہنے کا حق آئین کی رُو سے حاصل ہے۔

لیکن فاضل وکیل نے اس امر کو نظر انداز کیا ہے کہ احمدیوں کو بھی پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے آئین کی رُو سے اسلام کو ماننے اور اس کی تبلیغ کرنے کی ویسی ہی آزادی حاصل ہے۔

ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مستغیث اپنے لئے جن حقوق کے مدّعی ہیں اُن حقوق سے دوسروں کو کیسے محروم کر سکتے ہیں۔ یقیناً اُن کو خوف زدہ کرکے ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔

اس کی تہ میں یہ سوال ہے کہ مستغیثان اور اُن جیسے قابل لوگ قانون کی رُو سے احمدیوں کو کس طرح مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے کوئی بنیادی اختلاف نہ رکھنے پر بھی اپنے اِسلام کے اظہار سے منع کر سکتے ہیں؟ وہ اسلام کے ایسے ہی اچھے پیرو ہیں جس طرح کہ دُوسرے لوگ جو اپنے آپ کو مُسلمان کہتے ہیں۔

چونکہ مستغیث کے فاضل وکیل نے اپنے دلائل کے دَوران ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بارہ میں جسٹس منیر کی رپورٹ سے بعض اقتباسات پیش کئے ہیں۔ یہ واضح کرنے کے لئے کہ احمدیوں اور دُوسرے مُسلمانوں میں اختلاف کی بنا پر بعض واقعات رُونما ہو چکے ہیں۔ جن میں بعض احمدی کہلانے والے "مُرتد" قرار دیئے گئے اور بسا اوقات قتل کئے گئے اس ضمن میں دو فیصلہ جات ریکارڈ کرائے گئے ہیں جن میں سے ایک۔

پنجاب کی ماتحت عدالت کا فیصلہ ہے اور دُوسرا ڈسٹرکٹ کورٹ کا جو کہ کسی زمانہ میں بہاولپور ریاست کہلاتا تھا۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "احمدی" مسلم فرقہ نہیں ہے۔

ہمیں تعجب ہے کہ ان واقعات کا اِس مسئلہ سے کیا ربط ہے؟ یہ فیصلہ جات ماتحت عدالتوں کے ہونے کے علاوہ سیکشن ۱۳

EVIDENCE ACT 1872

کی رُو سے غیر متعلق ہیں۔

جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے کہ احمدیوں کو مُرتد قرار دیا گیا اور قتل کیا گیا۔ اس بارہ میں جو کہنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ یہ مذہبی جنون کے قابلِ افسوس واقعات ہیں۔ اور اگر انسانی معاملات میں کوئی شرافت باقی ہے تو اِنسانی ضمیر کو ایسے واقعات کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے۔

یہ امر کہ کہاں تک یہ دافعات اسلامی اُصولوں کے مطابق ہیں، اس کا اندازہ قرآن مجید کی اِس آیت سے ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید جو آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے وہ اِن الفاظ میں اس کا اِعلان کرتا ہے کہ

"دِین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔"

(سُورہ بقرہ آیت ۲۵۶)

آزادیٔ خیال اور آزادیٔ ضمیر کی اِس سے موزوں انداز سے ہرگز ضمانت نہیں دی جاسکتی تھی۔

فیصلہ مدراس ہائیکورٹ

مدراس ہائی کورٹ جلد ۱۷
انڈین کیسز (CASES)

"جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے احمدی کلمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن مجید کی اتھارٹی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے کے لئے یہی تین بنیادی شرائط ہیں۔ جو احمدیوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن کی بناد پر وہ ایسے مسلم قرار پاتے ہیں جو مسلم لاء کے ماتحت ہوں۔"

(19) ـــ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ اور اُن تمام شرائط پر جو مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں پورا اُترتا ہو اُسے کوئی شخص کافر قرار نہیں دے سکتا۔"

گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ممکنہ کوشش کرے کہ اسمبلی میں قرآن۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ قائدِ اعظم۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ جات اور جسٹس مُنیر کمیشن کی رپورٹ کی رُو سے "مُسلم" کی تعریف متعین کرے اور فتویٔ تکفیر کے مطالبہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا جائے۔ ایسا کرنے سے جناب عزت مآب اپنے مُلک اور اِسلام کی تا قیامت یاد رہنے والی خدمت سرانجام دے سکیں گے۔

مَیں نہایت مخلصانہ طور پر جناب عزت مآب سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے مُلک کی بھلائی کی خاطر احمدیوں پر مظالم کی جلد روک تھام کی جائے اور حضرت امام جماعتِ احمدیہ۔ ان کے معززاہل وعیال۔ اور حضرت بانی جماعتِ احمدیہ کے معزز خاندان کی حفاظت وسلامتی کا پُورا پورا انتظام فرمایا جائے۔

خدا تعالےٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے اور آپ کو برکات سے نوازے۔

آپ کا اسلامی بھائی

محمد

امیر جماعت ہائے احمدیہ
بنگلہ دیش

۲۷-۶-۷۴

بقیہ نوٹ اِلسٹریٹڈ ویکلی

جماعتیں، مثلاً عیسائی۔ بُدھ مت والے۔ اور ہندو اپنے ساتھ انصاف اور رواداری کے وعدوں پر کس طرح بھروسہ کر سکتے ہیں؟"

(دی اِلسٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا۔ بمبئی۔
مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۷۴ء
صفحہ ۲۷ کالم نمبر ۲-۳)

احمدی فرقہ کے لوگ

دُوسرے تمام مسلمانوں سے زیادہ پکّے اور سچّے مسلمان ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب اِلسٹریٹڈ ویکلی بمبئی کا اپنا مشاہداتی بیان

ذیل میں عالمی شہرت کے اخبار نویس جناب خوشونت سنگھ صاحب ایڈیٹر اِلسٹریٹڈ ویکلی بمبئی کے اس ایڈیٹوریل نوٹ کا اُردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو اخبار مذکور کی ۷ر جولائی کی اشاعت میں لکھا گیا۔ موصوف نے اپنے خیالات کی بُنیاد اپنے ذاتی مشاہدات پر رکھی ہے جو زمانہ طالب علمی سے اب تک جماعتِ احمدیہ کے افراد سے میل ملاپ کے نتیجہ میں اُن کے ذہن میں مرتسم ہوئے اور اب اُنہیں الفاظ کا جامہ پہنایا گیا۔ جماعتِ احمدیہ کے بارے میں ایسی شہادت نہایت درجہ وقیع اور قابلِ قدر ہے۔

صاحب موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں اپنے اس نوٹ کو "NOT IN THE NAME OF ALLAH" یعنی "خدا کے نام پر نہیں" کا معنی خیز عنوان دیا ہے۔ جو احمدیوں کو غیر مُسلم قرار دینے والوں پر گویا ایک بلیغ طنز کا رنگ رکھتا ہے ـــــ (ایڈیٹر بدر)

مندرجہ عنوان کے تحت محترم ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں:۔

"جب میں بطور ایک طالبعلم کے انگلستان میں مقیم تھا تو صرف ایک مسلمانوں کی جماعت تھی جو مذہبی تقاریب کی رخصت کے ایام میں باقاعدہ اجلاسات کیا کرتی۔ نماز ادا کرنے کے لئے اکٹھا ہوتی۔ اور انگریزوں کو مسلمان بنانے کے لئے تبلیغ کرتی، ان کی سرگرمیوں کا مرکز مسجد ووکنگ ہوتا۔ اور اکثر سرگرم ممبر احمدیہ جماعت کے ہوتے۔ جن دنوں میں لاہور میں رہائش رکھتا تھا تو میرے اکثر دوست احمدی ہوتے تھے۔ میں نے احمدیوں سے زیادہ کسی اور فرقہ کے مسلمان کو مذہبی اُصولوں کا پابند اور شرعی احکامات کی پیروی کرنے والا نہیں پایا۔ وہ شراب نہیں پیتے تھے رمضان میں روزے رکھتے اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرتے اور ان کی مستورات سختی سے پردہ کی پابند ہوتیں۔ ایک مرتبہ چوہدری اسد اللہ (خان صاحب) جو چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں، کے ساتھ سفر کے دوران میں ہمیں اُن کے لئے اپنی کار روکنی پڑی تاکہ وہ قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کر سکیں۔ جب میں پہلی مرتبہ اسرائیل کے ملک گیا تو مجھے یہ معلوم کرنے کی جستجو تھی کہ یہاں کے عرب لوگ اسرائیلی حکومت میں کیسے بسر کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک عرب گاؤں میں جو تل ابیب (TEL AVIV) سے زیادہ فاصلہ پر واقع نہیں تھا ایک نئی جماعت کیا۔ کہ یہ کھنے میں آیا جہاں نوجوان اور بوڑھے اسلامی اُصولوں کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ یہ لوگ اسرائیلی حکومت کے ساتھی نہیں تھے جیسا کہ اکثر غلط طور پر اُن کو زیرِ الزام لایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ سختی سے یہودیوں کے خلاف تھے اور ان کے حوصلہ کو بلند رکھا جاتا تھا۔ ایسا کرنے والے ایک پاکستان سے آئے ہوئے مولوی صاحب تھے جو ایک احمدی تھے ـــــ میں نے کینیا اور یوگنڈا کے ممالک میں اپنے گذشتہ دورہ میں عیسائی اور مسلمان مشنریوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جو وہ تبلیغ و تبادلۂ خیال میں کر رہے ہیں۔ وہاں کے عیسائیوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ باوجود قدیم عرب مسلمانوں کے غلاموں کی ناخوشگوار یادوں کے عیسائیت کے مقابل پر افریقی باشندے زیادہ تعداد میں اسلام کو اپنا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے یہ تبلیغی مہم اور جدوجہد بکلی احمدیوں کی طرف سے ہے تھی۔

مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ نے اسلام کے سبز جھنڈے کو احمدیوں سے زیادہ ہمت اور دلیری کے ساتھ دنیا کے کناروں میں نہیں پہنچایا۔ اِن حالات میں یہ کس قدر تعجب اور ستم ظریفی کی بات ہے کہ پاکستان کا ملک جو بڑے فخر کے ساتھ ہر موقعہ پر اسلام کا دعویدار بنتا ہے۔ وہاں اس اقلیتی مگر اہم قابلِ ذکر فرقہ کو ایسے متعصب طبقہ کی طرف سے تکلیف اور اذیت پہنچائی جائے۔ جو یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ احمدیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان (حکومت کی طرف سے) کیا جائے۔

یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی دُوسرے کے ایمان اور اعتقاد کے متعلق اپنی طرف سے کوئی حکم صادر کرنے کا حق دار سمجھا جائے؟ اور اگر ایک مسلمان حکومت ایک اِسلامی فرقہ کی معمولی مذہبی امور کی تفصیل و توضیح میں اختلافِ رائے کی بناء پر اس کے خلاف امتیاز روا رکھنے کی اجازت دے سکتی ہے تو پھر وہاں غیر مسلم

(باقی دیکھئے صفحہ ہذا کالم ۲ نیچے)

پاکستان کے طول و عرض میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ

(منجانب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

پاکستان کے کچھ روزناموں میں سے احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ کی خبروں کی فوٹو کاپیاں ہمارے پاس پہنچی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے ہر شہر ہر قصبے اور ہر گاؤں میں احمدیوں کا عرصہ حیات سوشل بائیکاٹ کے ذریعہ اس قدر تنگ کر دیا گیا ہے کہ وہ روزمرہ کی ضروریات زندگی سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں۔ جو شخص احمدیوں کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتا ہے۔ یا احمدیوں کی دکانوں سے خرید کرتا ہے۔ اُسے بھی "مرزائی" قرار دے کر مؤاخذہ کیا جاتا ہے۔ اور بدترین ملامت بنایا جاتا ہے۔ ہم یہاں نمونہ کے طور پر چند دو خبریں پوری نقل کر رہے ہیں۔ اور باقی خبروں کے صرف عنوانات اور چیدہ چیدہ اقتباسات درج کرتے ہیں۔ یہ تمام خبریں اس امر کی منہ بولتی تصویر ہیں کہ انسانی قدروں اور اخلاق کی کوئی وقعت وہاں باقی نہیں رہ گئی۔ ذیل کے حوالہ جات کی فوٹو کاپی ہمارے پاس محفوظ ہے:-

(۱) روزنامہ "نوائے وقت" ۲۳ رجون ۷۴ء کی ایک خبر یہ ہے:

"لائل پور میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی زبردست مہم

شہر کی تمام دکانوں پر "قادیانیوں کا داخلہ بند" کے کتبے آویزاں کر دیئے گئے

لائل پور ۲۲ رجون (نمائندہ خصوصی) مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کے سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کا ردعمل یہ ہوا ہے کہ تاجروں ڈاکٹروں، عام شہریوں، معماروں، مزدوروں اور خوانچہ فروشوں تک نے، قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیئے ہیں۔ شہر کی ۹۸ فی صد دکانوں پر "قادیانیوں کے داخلہ کی ممانعت" کے کتبے آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ روز گول کپڑا کے ایک تاجر نے ایک قادیانی کو کپڑا لائل پور ہول سیل کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ایشن نے عہد کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں اس کا مؤاخذہ کیا تو تاجر نے قادیانی سے نہ صرف کپڑا واپس لیا بلکہ ایسوسی ایشن سے معافی بھی چاہی اسے عہد شکنی کی پاداش میں جرمانہ بھی کیا گیا۔

پچھلے روز کارخانہ بازار کے ایک قادیانی دکاندار سے ایک دیہاتی نے چاول کی ایک بوری خریدی جب دیہاتی کو معلوم ہوا کہ دکاندار مرزائی ہے تو اس نے یہ چاول واپس کر دیئے۔ ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ حتّٰی کہ خوانچہ فروشوں نے اپنے سودوں کی ٹوپیوں پر کتبے لگا رکھے ہیں جن پر تحریر کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو سودا فروخت نہیں کیا جائے گا۔

گذشتہ دنوں ممتاز آپٹیکل کی مرمت کے لئے جسے مشتعل ہجوم نے آگ لگا دی تھی۔ ایک معمار اور مزدور کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جب ان مزدوروں کو پتہ چلا کہ دکان کا مالک قادیانی ہے۔ تو وہ واپس چلے گئے۔ متذکرہ سماجی بائیکاٹ کا ایک دلچسپ واقعہ چک جھمرہ میں رونما ہوا۔ ٹاؤن کمیٹی چک جھمرہ کا ایک اعلیٰ افسر پچھلے دنوں چک جھمرہ کمیٹی میں کسی کام سے گیا۔ تو اس نے چائے پینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یکے بعد دیگرے چند چائے فروشوں نے مرزائی ایڈمنسٹریٹر کو چائے مہیا کرنے سے انکار کر دیا تاجروں اور متعدد سماجی تنظیموں نے "قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو" کے ہزاروں کتبے طبع کرا کر بازاروں محلوں اور آبادیوں میں تقسیم کئے ہیں۔ ہر کاروباری مرکز پر "مرزائیوں کے داخلے کی ممانعت ہے۔ اور مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو" کے کتبے آویزاں کئے ہیں۔ نیشنل بینک کی ایک مقامی شاخ میں قادیانی ملازمین کے لئے کنٹین والوں نے علیحدہ برتن متعین کر دیئے ہیں"۔

(۲) روزنامہ "امروز" ۲۷ رجون کی ایک خبر:-

"پیپلز پارٹی تحریک ختم نبوت میں حصہ لے گی"

ساہیوال ۲۶ رجون (نمائندہ خصوصی) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اجمل خاں طاہر، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، چودھری نذیر احمد امیر جماعت اسلامی۔ مولانا امیر حسین شاہ گیلانی ناظم جمیعۃ العلماء اسلام مولانا حبیب اللہ اور ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ اور دیگر علماء نے تقریریں کیں اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے اسمبلی کے ارکان سے یہ کہا گیا کہ وہ مرزائیوں کے بارے میں سرحد اسمبلی کے اقدام کی تقلید کریں۔ ارکان قومی اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل منظور کریں۔ دریں اثناء چودھری غلام محمد نائب صدر پیپلز پارٹی سٹی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر صوبائی و قومی اسمبلی کے کارکنان نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حق میں ووٹ نہ دیئے۔ تو پیپلز پارٹی کے کارکنان اس تحریک میں عملی حصہ لیں گے اور جگہ جگہ اجلاس منعقد کریں گے"۔

اب ذیل میں ان وسیع اشاعتوں والے روزناموں کی کچھ خبریں درج کی جا رہی ہیں۔

(۳) امروز لاہور و ملتان ۲۱ رجون ۷۴ء

مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ:-

(۱) "سمندری۔ یہاں تمام مکتب فکر کے لوگوں نے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے۔ متعدد مرزائی سمندری سے مستقل طور پر ترک وطن کر گئے ہیں ....

(۲) **فیکٹری کے مرزائی ملازمین کے برتن الگ**

مریدکے۔ وادی ریان ملز کالا شاہ کاکو کے مزدوروں نے اپنی فیکٹری کے تمام مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے کھانے کے برتن اور میز الگ کر دیئے ہیں.... ان کے برتنوں پر سرخ رنگ سے نشان لگا دیا ہے"۔

(۳) **ساہیوال میں قادیانیوں کا بائیکاٹ**

"مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آج پورے شہر میں قادیانیوں کے تجارتی اور دیگر اداروں پر مجلس عمل کے رضاکاروں نے زبردست پیٹنگ کی انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ پُرامن طور پر قادیانی وکلاء ڈاکٹروں، تاجروں اور صنعت کاروں کا بائیکاٹ کریں"۔

(۴)

امروز ۲۲ رجون ۷۴ء

لائل پور۔ تاجروں، آڑھتیوں، لکڑی کے سوداگروں اور کریانہ کے تھوک فروشوں کی انجمن اور پندرہ دوسری ایسوسی ایشن نے .... قادیانیوں کے ساتھ لین دین کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے.... حلف اٹھایا ہے کہ جو شخص ان کے فردوں سے سانطاب بھی تعلقات رکھے گا۔ وہ بڑا خطرہ مول لے گا۔

(۵) امروز ۲۵ رجون ۷۴ء

سیالکوٹ۔ مقامی رانگ بازار اور بانو بازار کے دکانداروں اور تاجروں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں مشترکہ طور پر فیصلہ ہوا کہ قادیانی مرزائیوں سے سماجی معاشرتی اور کاروباری طور پر مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

سکھر۔ قادیانیوں اور مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ شروع ہو چکا ہے۔ بائیکاٹ کی اپیل جمعہ کے روز مقامی علماء نے کی تھی....

(۶) امروز ۲۷ رجون

وزیر آباد۔ تحصیل وزیر آباد کے تقریباً چار دیہات میں بھی مرزائیوں کے خلاف سوشل بائیکاٹ کی مہم کامیابی سے جاری ہے۔

(۷) روزنامہ "مشرق" لاہور و کراچی ۲۵ رجون

ساہیوال ۲۴ رجون مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کا ایک اجلاس مسجد اہل حدیث میں حافظ عبدالحق عبدالبقی کی صدارت میں ہوا جس میں مرزائیوں کے سماجی بائیکاٹ کی تحریک کو زیادہ منظم رنگ میں چلانے، اور اس سلسلہ میں ضلع بھر میں جلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا...."

(۸) روزنامہ مشرق ۲۶ رجون

لائلپور ۲۵ رجون کھڈی کلاتھ بروکر ایسوسی ایشن لائلپور نے اپنے ایک اجلاس میں مرزائیوں سے کاروباری اور ہر قسم کے تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے...

(۹) روزنامہ مشرق ۲۷ رجون

لاہور ۲۵ رجون قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ سیاسی جماعتوں مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں دینی و سماجی تنظیموں کی طرف سے مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کریں...."

(۱۰) روزنامہ مشرق ۲۷ رجون

جھنگ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں کہا گیا ہے کہ جب تک قادیانیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا سماجی بائیکاٹ کی مہم جاری رہے گی....."

(۱۱) روزنامہ مشرق ۲۷ رجون

جھنگ ۲۵ رجون جھنگ میں قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کی تحریک جاری ہے .... بناسپتی کے دکانداروں نے قادیانی ڈیلروں سے گھی کا کوٹہ اٹھانے سے انکار کر دیا...."

(۱۲) نوائے وقت لاہور ۲۳ رجون

"ساہیوال ۲۲ جون انجمن تاجران کے صدر ... کی اپیل پر ساہیوال کے مرزائی وکلاء کا بھی مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح شہر میں مرزائی ڈاکٹروں اور دکانداروں کا بھی بائیکاٹ ہے۔"

(۱۳) نوائے وقت لاہور ۲۱ جون

"ڈیرہ غازی خاں ۲۰ جون جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا اس وقت تک پاکستان کے کسی ادارے میں کوئی مرزائی داخل نہیں ہو سکتا... ربوہ کے طالب علم کو کسی تعلیمی ادارے کی سالانہ تقریبات میں حصہ نہیں لینے دیا جائے گا۔"

(۱۴) نوائے وقت ۲۲ جون

"ساہیوال ۲۱ جون ضلع بھر میں مرزائیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کر دیا گیا.. بشہر بھر میں اشتہارات کے ذریعہ مرزائیوں سے لین دین کی پابندی لگا دی گئی۔

(۱۵) نوائے وقت ۲۲ جون

"اوکاڑہ ۲۱ جون تحریک ختم نبوت کی مجلس عمل کے فیصلے کے مطابق مرزائیوں کا جو سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کیا تھا وہ اب تک جاری ہے ....."

(۱۶) "نوائے وقت" ۲۴ جون

"سانگلہ ہل ۲۳ جون انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی سبزی منڈی مین بازار کے دکانداروں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور ان سے کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے۔

(۱۷) نوائے وقت ۲۱ جون

"حافظ آباد سب ڈویژن کی غلہ منڈیوں کے رائس ڈیلروں تاجروں اور دکانداروں اور شہر کی مختلف تجارتی انجمنوں کاروباری تنظیموں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا... حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دے ..... ہر قسم کا لین دین نہ کرنے اور مکمل طور پر ان کا سماجی اقتصادی تجارتی بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔"

(۱۸) روزنامہ مشرق ۲۴ جون

"لائلپور ۲۰ جون آج سے پنجاب کی ۱۴۴ غلہ منڈیوں اور ان سے ملحقہ اداروں کے پندرہ ہزار افراد نے مرزائیوں کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک شروع کر دی ہے ..... نہ تو مرزائی آڑھتیوں سے لین دین ہوگا۔ اور نہ مرزائی کاشتکاروں سے اجناس لی جائے گی۔"

(۱۹) روزنامہ "مساوات" ۲۶ جون

"مریدکے ۲۴ جون مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر مریدکے میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی مہم کافی زور شور سے جاری ہے آج یہاں اس سلسلہ میں ایک جلوس نے بازار میں موجود شیزان کی تمام بوتلیں توڑ ڈالیں (یاد رہے کہ شیزان احمدیوں کا ایک ۴۴

۴۴ ادارہ ہے۔ جس کے بڑے بڑے شہروں میں اعلیٰ پایہ کے ہوٹل ہیں اور جو مشروبات بھی تیار کرتا ہے۔)

(۲۰) روزنامہ مساوات ۲۶ جون

قبولہ ۲۵ جون تحریک تحفظ ختم نبوت قبولہ کا اجلاس یہاں منعقد ہوا جس میں مختلف قراردادیں منظور کی گئیں ......

... قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیا جائے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔"

(۲۱) روزنامہ مساوات ۲۷ جون

"ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۶ جون نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن کے رہنما مسٹر نصیب عامر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مرزائیوں کے سماجی بائیکاٹ کی مہم کو کامیاب بنائیں۔"

۴۴ روزنامہ "مساوات" ۲۷ جون

"چیچہ وطنی ۲۶ جون چیچہ وطنی کے معروف سیاسی اور سماجی کارکن و کونسل لیگی رہنما رائے احمد نواز خاں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ان کو فوری طور پر کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔"

"دی السٹریٹڈ ویکلی" میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں

ایک تفصیلی مضمون

مضمون میں واقع بعض اغلاط کی تصحیح

یہ امر کسی قدر باعثِ اطمینان ہے کہ دنیا بھر کے دانشوروں اور اخبارات (جن میں غیر احمدی مسلمان بھی شامل ہیں) نے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ڈھائے گئے مظالم کی پر زور مذمت کی ہے۔ اور ان حرکات کو بربریت اور خلافِ تعلیم اسلام و منشور حقوق انسانی قرار دیا ہے

ایشیا کا سب سے زیادہ چھپنے والا ہفت روزہ باتصویر جریدہ "دی السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" کے مورخہ ۷ جولائی ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں مکرم سید شہاب احمد صاحب کا مضمون بعنوان "Ahmadiyyas And their Persecution in Pakistan" شائع ہوا ہے۔ مضمون بعض اغلاط سے قطع نظر بہت اعلیٰ اور قابل مطالعہ ہے۔

اس مضمون میں بدقسمتی سے بعض اغلاط شامل ہو گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ نمبر ۳۰ کالم نمبر ۱ پیرا نمبر ۲ کے شروع میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے لئے "The holy Prophet of Islam" کے الفاظ طبع ہو گئے ہیں۔ جو صریح طور پر کمپوزنگ کی غلطی ہے۔ یہ الفاظ صرف اور صرف مقدس بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ کسی دوسرے کے لئے ان الفاظ کا استعمال درست نہیں۔ چنانچہ اس صفحہ کے پیرا نمبر ۳ کے شروع میں جہاں مضمون نگار نے رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ وہاں 'The holy prophet of Islam" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جو درست اور برمحل ہیں۔

علاوہ ازیں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ احمدی ختمِ نبوت میں ختم کے معنی مہر کے کرتے ہیں آخری کے نہیں یہ بھی درست نہیں ہم دونوں ہی معنوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ بے شک اس کے اگلے ہی پیراگراف میں ہمارے موقف کی کسی قدر وضاحت ہو گئی ہے

ووکنگ مشن (انگلستان) کا ذکر اس مضمون میں بعض تصاویر کے ساتھ آیا ہے۔ اس سلسلہ میں وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ یہ مشن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ نے قائم کیا تھا جو بعد میں خلافت ثانیہ کے دور میں غیر مبایعین (فریق لاہور) کے قبضہ میں رہا۔ اور اب ان کے قبضہ سے بھی نکل چکا ہے۔ جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے عہد خلافت میں ۱۹۲۴ء میں اپنا الگ مشن لنڈن میں قائم کیا۔ جو مسجد فضل لنڈن کے نام سے انگلستان میں اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔

ان اغلاط کی طرف جریدہ ہذا کے ایڈیٹر صاحب کو توجہ دلا کر درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ آئندہ شمارہ میں تصحیح فرمالیں۔

جریدہ ہذا کے ایڈیٹر محترم سردار خوشونت سنگھ صاحب کا مقام دنیائے صحافت میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ظلم اور بے انصافی کے خلاف موصوف نے ہمیشہ آواز بلند کی ہے۔ انہوں نے اسی شمارہ کے صفحہ نمبر ۲۹ پر جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے ذاتی تجربات پر مبنی ایک فکر انگیز اداریہ بعنوان "Not in the Name of Allah" تحریر فرمایا ہے۔ جو ان کی حق گوئی اور بے باکی کی غمازی کرتا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ اس اشاعت میں دوسری جگہ شائع کیا گیا ہے۔ خدا کرے کہ اس اعلیٰ مرتبہ کے دانشور کی آواز متعصب دیوانوں کو ہوش میں لانے کا موجب ہو۔ (ادارہ بدر)

درویشانِ قادیان

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ :-

"درویشان قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدان عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی ہی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں ... ... اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں۔ تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکز سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ"

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے۔ وہ صرف ۱۲/- روپے سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہکر رضا الٰہی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۴۸ - مَیں محمد یوسف ولد محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۶۲ء ساکن کالیکٹ ڈاک خانہ کالیکٹ ۲ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے ۔ منقولہ جائیداد میں صرف ایک گھڑی ہے ۔ جس کی موجودہ قیمت -/۶۵ روپے ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ اس وقت بطور معلم وقفِ جدید مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار ہے ۔ مَیں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں ۔ میری آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر مَیں کسی قسم کی جائیداد بناؤں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دوں گا ۔ اور میری اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز بوقتِ وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ آمین ۔

العبد محمد یوسف احمدی معلم وقفِ جدید ۔ گواہ شد فرید احمد کارکن دفتر وقفِ جدید ۔

گواہ شد سید بدرالدین موصی نمبر ۵۳۸۲ کارکن دفتر وقفِ جدید ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۲۱ - مَیں محمودہ بیگم زوجہ محمد سلیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ۔ ڈاک خانہ تگریا ۔ ضلع کٹک ۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر -/۱۲۵۰ روپے بذمہ خاوند ہے ۔ اور زیور طلائی گلے کا ہار ایک تولہ ہے جس کی قیمت پانچسو روپیہ ہے ۔ مَیں اس کی میزان -/۱۷۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد زندگی میں پیدا کروں گی ۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور وفات کے بعد جو بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامۃ محمودہ بیگم ۔ گواہ شد محمد شمس الحق ۔

گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڈاپلی ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۲۲ - مَیں باوری بی بی زوجہ شیخ فہیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری ۔ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاک خانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا دین مہر مبلغ پانصد روپے بذمہ خاوند ہے ۔ سونے چاندی کا زیور نہیں ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد مَیں پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

الامۃ ، نشان انگوٹھا باوری بی بی زوجہ شیخ فہیم صاحب ۔ گواہ شد : محمد شمس الحق ۔

گواہ شد : یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڈاپلی ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۲۳ - مَیں مریم بی بی زوجہ اینٹھو محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاک خانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا دین مہر -/۱۰۵۰ روپیہ ہے ۔ زیورات میرے پاس نہیں ہیں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامۃ : نشان انگوٹھا مریم بی بی ۔

گواہ شد : عبدالہادی سیکرٹری تبلیغ دستخط بحروف اڑیہ ۔ گواہ شد : محمد صدیق سیکرٹری مال کرڈاپلی ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۲۴ - مَیں سلیمہ بی بی زوجہ اینٹھو محمد صاحب مرحوم قوم شیخ ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاک خانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت جائیدادِ غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر پانصد پچاس روپے ہے میرے پاس کانوں کے پھول پانچ چینا قیمتی ایک صد روپے ہیں ۔ جن کی میزان چھ صد پچاس روپے بنتی ہے ۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

الامۃ : نشان انگوٹھا سلیمہ بی بی ۔ گواہ شد ، یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڈاپلی ۲۵-۳-۷۴

گواہ شد : محمد صدیق سیکرٹری مال کرڈاپلی

وصیت نمبر ۱۴۰۲۵ - مَیں نصرت بی بی زوجہ محمد دیان صاحب قوم شیخ ۔ پیشہ خانہ داری ۔ عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال براستہ تگریا ڈاک خانہ نواں پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۲-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے ۔ میرا زیور اس وقت کوئی نقرئی نہیں ہے ۔ صرف ایک تولہ زیور سونے کا گلے کا ہار ہے ۔ جس کی قیمت پانچسو روپے ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ ایک صد پچاس روپے کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامۃ : دستخط نصرت بی بی بحروف اُڑیہ ۔

گواہ شد ، محمد عبدالرحمن برادر محمد دیان پنکال ۔ گواہ شد : جمعہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۲۶ - مَیں زائرن بی بی زوجہ صراط علی خان صاحب قوم پٹھان ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا دین مہر چار صد روپے بذمہ خاوند ہے میرے پاس زیور طلائی ہار ایک تولہ قیمتی پانچسو روپیہ اور چاندی بارہ تولہ قیمتی پچھتر روپے ہے ۔ مَیں اس کل میزان مبلغ -/۹۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

الامۃ : نشان انگوٹھا زائرن بی بی ۔ گواہ شد : دستخط صراط علی خان بحروف اُڑیہ

گواہ شد : جمعہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال اُڑیسہ

وصیت نمبر ۱۴۰۲۷ - مَیں نذیرن بی بی زوجہ مصاحب خان صاحب قوم پٹھان ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن پنکال تگریا ڈاک خانہ نواں پٹنہ ۔ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا دین مہر تین صد روپے ہے ۔ میرے پاس زیورات طلائی گلے کا ہار ، کان کے پھول وزنی تین تولہ قیمتی پندرہ سو روپے ہیں ۔ اور چاندی اٹھارہ تولہ قیمتی ایک صد دس روپے ہے ۔ مَیں ان سب کی میزان -/۱۹۱۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

الامۃ ، نشان انگوٹھا نذیرن بی بی ۔

گواہ شد : آدم خان پنکال ۔ گواہ شد : حبیب خان

درخواستِ دعا : والد صاحب قبلہ جناب صاحبداد خان صاحب ریٹائرڈ اے ۔ ایس ۔ آئی کانپور جو کہ صحابی بھی ہیں عرصہ ۸ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب کرام اور درویشانِ قادیان سے دُعا کی درخواست ہے ۔ مولا کریم انہیں اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ۔ خاکسار ظفر عالم خان کانپور ۔

ایک سبق آموز موازنہ — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اسے مذہبی تو مذہبی، دہریہ تک بھی تسلیم کرتے اور جانتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا مدلل خطبہ بدر کی گذشتہ اشاعت میں مندرج ہو چکا ہے۔ اس جگہ اس بات کے اعادہ کی ضرورت نہیں ــــ!!

(۴)

چوتھے نمبر پر اس بدر میں پاکستانی اخبارات کے ایسے تازہ حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں جن کی فوٹو کاپی ہمیں ملی ہے۔ اس میں اُس جنون کا مفصل ذکر ہے جو مُلک کے طول و عرض میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کے سلسلہ میں علماء سے لیکر پاکستانی عوام تک کے سروں پر سوار ہے۔ عوام کیا جانیں کہ یہ طریق کار ایسا ہے جس کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ علماء کی مجرمانہ حرکت ہے کہ عوام کے مذہبی جذبات کو اس طور پر بھڑکا رہے ہیں کہ اُن کے جوشِ جنون میں اسلام کی حسین و جمیل پُر امن بے مثال تعلیم دب کر رہ گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ علماء عوام کی صحیح اسلامی نہج پر تعلیم و تربیت کریں، احمدیوں کے عناد اور دُشمنی میں اندھے ہو کر خود بھی اسلام سے دُور ہوتے جاتے ہیں۔ اور عوام کو بھی اسی ڈگر پر چلا رہے ہیں ــــ!!

پیارے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِہٖ وَ لِسَانِہٖ" (بخاری) کہ سچے معنوں میں مُسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے ضرر سے دُوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مگر یہ علماء ہیں کہ عوام کو ایسے اچھے مسلمان بنانے کی بجائے اُلٹا ترغیب دے رہے ہیں کہ احمدیوں پر ٹوٹ پڑو۔ ان کے نفوس و اموال کو نقصان پہنچاؤ۔ انہیں قتل کر دو۔ لوٹ لو۔ جلا دو۔ اُن کا سماجی بائیکاٹ کر کے کھانے پینے اور دیگر ضروریاتِ زندگی سے احمدیوں کو یکسر محروم کر دو۔ وہ پیارا مذہبِ اسلام جو پیاسے جانور کو پانی پلانے پر جنّت کے در کھول دینے کی بشارت دیتا ہے۔ اور جانوروں تک کو بھوکے پیاسے مار دینے پر جہنم کی سزا دیئے جانے کی ہوشرُبا خبر سُناتا ہے اسی مذہب کی طرف منسُوب ہونے والے اِن سب باتوں کو بالائے طاق رکھ کر وہ کچھ کر رہے ہیں جس کا کچھ نمونہ اِسی پرچہ میں نقل کردہ خبروں میں ملتا ہے۔

احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی آواز کہا جاتا ہے پہلے رابطہ عالمِ اسلامی کی مبینہ مکّہ کانفرنس سے بلند ہوئی۔ اس کے بعد برِّصغیر میں پہنچی۔ اور اخبار دعوت مجریہ ۲۰۔۶ کی روایت کے مطابق اس کی قرار دادوں کے پاس کرانے میں علماء دیوبند سرخیل رہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ یہ بڑے بڑے علماء کا "کارنامہ" ہے۔ لیکن تاریخِ اسلام کے اس مشہور و معروف واقعہ شعب ابی طالب میں پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ (بِاَبِیْ ہُوَ وَ اُمِّیْ) صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خاندان اور ابتدائی مُسلمانوں کے محصُور کئے جانے اور سخت بائیکاٹ کئے جانے کا کس مولوی کو علم نہیں ہے؟ کیا احمدیوں کے خلاف ایسی قرار داد پاس کرانے والے مولویوں نے کبھی اس بات پر سنجیدگی سے غور کیا ہے کہ ایسا منصوبہ تیار کر کے ان لوگوں نے اپنے آپ کو کِس کے مثیل بنا لیا۔ یہ لوگ عوام کو مکّہ میں پاس ہونے والی قرار داد کے نام سے بہکا رہے ہیں۔ لیکن خود اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوشل بائیکاٹ کرنے والوں نے بھی مکّہ ہی میں بیٹھ کر وہ رسوائے عالم معاہدہ طے کیا جس کے نتیجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے لواحقین اور اوّل المسلمین کو اڑھائی تین سال تک ناقابلِ بیان تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر کچھ بھی سُوجھ بُوجھ ہے تو بس اسی موازنہ سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ علماء کہاں کھڑے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کر کے وہ خود تو قریشِ مکّہ کے قدم پر قدم مار کر اپنے لئے خدا تعالیٰ کے غضب کو آواز دے رہے ہیں؟ اور احمدی لوگ صبر و استقلال کے ساتھ ان کے ظلم و ستم کو برداشت کر کے صحابہؓ کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ ہر شخص خود ہی کر سکتا ہے، وَنِعْمَ مَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی کِتَابِہٖ:

"بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّ لَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ"

(سورۃ القیامۃ آیت ۱۵-۱۶)

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو خوب جانتا ہے کہ وہ کتنے پانی میں ہے خواہ وہ زبان سے کتنی ہی صفائی پیش کرتا رہے ــــ!!

پس سوچنے والوں کے لئے بہت بڑی عبرت کا مقام ہے۔ کاش! کوئی اس کے لئے تیار ہو جائے!! اگر ایسے غافل مُسلمان کے اپنے اندر کی آواز اُسے بیدار نہیں کرتی تو باہر کی دُنیا کی آواز پر تو کان دھرے جو اُسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہی ہے کہ ؎

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

پس اَے بے گناہ احمدیوں پر وحشیانہ ظلم و ستم ڈھانے والو! خدائے قادر و توانا کے اُس غضب سے ڈرو جو مظلوموں کی سرد آہ کے نتیجہ میں جلد بھڑک اُٹھتا ہے۔ اور جو کچھ تم کو مہلت مِل رہی ہے وہ محض خدا تعالےٰ کے بے نظیر حِلم اور بُردباری کے سبب ہے، اِس لئے تم اس وجہ سے غلطی میں نہ رہو، اور سُنو کہ کہنے والا کیا سچّی اور پکی بات کہہ گیا ہے ؎

خدا اُس کے تحمّل پر گو مختم ہے گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیرگیری سے کہ سخت ہے انتقام اُس کا

(العیاذُ باللہ)

اخبار بدر کے لئے ترسیلِ زر بنام محاسب صاحب فرمائیں، انتظامی امور کے لئے مینیجر اور مضامین کے لئے ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر بدر)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.
Phone No. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل
آٹو ونگس
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے ــــ AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD, C.I.T. COLONY,
MADRAS
Phone No. 76360

ہر قسم کے پُرزے
کوالٹی اعلےٰ
ریٹ واجبی
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں!
AUTO TRADERS آٹو ٹریڈرز
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
فون نمبرز: 23-1652، 23-5222 (دکان) 34-0451 (مکان)
تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبارِ بدر کا چندہ آئندہ ماہ اگست ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے [illegible] کا چندہ اپنی بھی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۱۵	مکرم مرزا شیر علی بیگ صاحب	۱۸۷۲	محترمہ بیگم صاحبہ فاضل الدین
۱۰۲۶	" فاروق احمد صاحب	۱۸۷۷	مکرم دی۔ کے محی الدین صاحب
۱۰۳۳	" ایس۔ جی۔ ابراہیم صاحب	۲۰۲۴	" حبیب اللہ صاحب
۱۰۴۳	" سید محی الدین احمد صاحب	۲۱۴۴	" نصیر احمد صاحب
۱۰۵۴	" خواجہ محمد صدیق صاحب فانی	۲۱۴۵	" نثار احمد صاحب
۱۰۷۵	" حبیب احمد صاحب	۲۲۲۱	محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ
۱۰۸۳	" اے۔ اے چکوڈی صاحب	۲۲۶۵	" جمیلہ بیگم صاحبہ
۱۰۸۸	" مبارک احمد صاحب	۲۳۱۶ F	مکرم محمد حنیف صاحب لنڈن
۱۰۹۵	" مولوی بشیر احمد صاحب	۲۳۶۵	" عارف احمد خان صاحب
۱۱۱۳	" اے۔ این۔ خان صاحب	۲۳۶۸	" رام لال صراف صاحب
۱۱۵۱	" پی۔ محمد صاحب۔	۲۳۶۹	" حاجی عبد القیوم صاحب
۱۱۵۵	" ایم۔ عبد القادر صاحب	۲۳۷۰	" پاٹھک صاحب
۱۱۷۵	" اطہر الحق صاحب	۲۳۷۱	" جی۔ اے چکوڈی صاحب
۱۲۲۳	" ایم۔ محمد اسماعیل صاحب وکیل	۲۳۷۳	" ڈاکٹر اے۔ کے۔ باشی صاحب
۱۳۰۷	" ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب	۲۳۹۹	" ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چندر کوٹ۔
۱۳۲۰	" ڈاکٹر محمد عارف خان صاحب	۲۴۰۰	" غفور احمد صاحب
۱۳۶۷	" ایم۔ اے۔ رشید صاحب	۲۴۰۲	" اطہر صاحب بی۔ اے۔ بی ایڈ۔
[illegible]	" اسلم خان صاحب	۲۴۷۹	" ڈاکٹر کریم بخش صاحب
[illegible]	محمد عنایت اللہ صاحب	۲۴۸۹	" سید [illegible] صاحب منشی فاضل
۱۶۶۶	کوئیک بیٹری چارجنگ ورکس	۲۴۹۵	" محفوظ علی صاحب
۱۶[illegible]	[illegible] احمد صاحب	۲۴۹۶	" شیخ ناصر احمد صاحب
۱۷۰۹	[illegible] الرب صاحب		

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس

بمقام یاڑی پورہ بتاریخ: ۱۷-۱۸ اگست ۱۹۷۴ء

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی تجویز کے مطابق امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاڑی پورہ (YARI PURA) بتاریخ ۱۷-۱۸ اگست ۱۹۷۴ء انعقاد پذیر ہوگی۔ احباب کثرت کے ساتھ اس کانفرنس میں شامل ہو کر روحانی فائدہ اٹھائیں۔

یاڑی پورہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ اسلام آباد کو کانفرنس سے متعلق [illegible] کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اُن سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ احبابِ جماعت کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

المعلن: خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر کشمیر

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ!! اور

احبابِ جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احبابِ جماعتِ احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت یافتہ مبلغین نے ایک انقلابِ عظیم یورپ۔ افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے رؤسا و گورنر اور سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر سے ملاقات کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۷۴ء سے شروع ہوگا۔ لہٰذا خواہشمند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہر حال

یکم اگست ۱۹۷۴ء

تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:-

(۱) بچے کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ قرآنِ مجید ناظرہ اور اُردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- حسبِ دستورِ سابق اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلباء کی ذہنی۔ اخلاقی۔ اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآنِ مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی یکم اگست ۱۹۷۴ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

اظہارِ تشکر:

خاکسار کے چھوٹے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے P. U. C. کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر اور چھ روپے درویش فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے درخواستِ دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

خاکسار قریشی عبد الحکیم گلبرگہ۔

درخواستِ دُعا

مکرم دی عبد الرحیم صاحب مالاباری بمبئی کے کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں [illegible] درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر

A few scenes of desecration, destruction and loot in the Anti-Ahmadiyya disturbance in pakistan May-June, 1974.

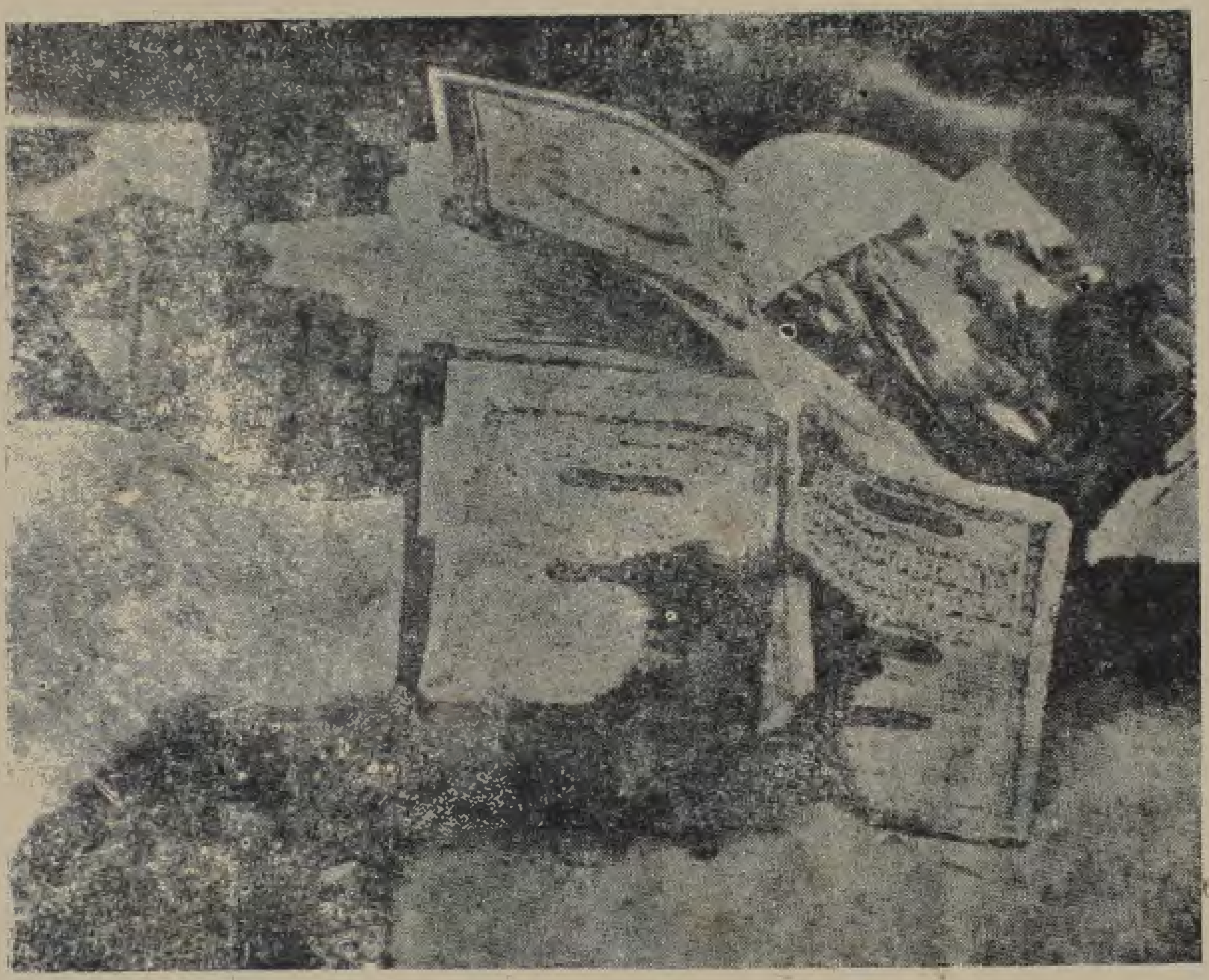

Partly burnt copies of Holy Quran & Ahmadiyya library Khanewal.

Ahmadiyya mosque, Qabula Dist. Sahiwal burnt & destroyed.

Sargery and house of Dr. Khalid Hashmi Arifwalla. A Police man on duty witnessing with smiling face, loot & arson.